Postal Reg. No. PB\0154\2003 TO 2005

ER. M. SALAM Sb
FLAT No.-704
BLOCK No.-43
SECTOR-4
NEW SHIMLA 171009

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم   نحمدہٗ ونصلّی علٰی رسُولہ الکریم   وعلٰی عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 52

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
بشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

شمارہ 38

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ £ یا
40 امریکن ڈالر
بذریعہ بحری ڈاک
10 پونڈ £

26 رجب 1423 ہجری 23 تبوک 1382 ہش 23 ستمبر 2003ء

اخبار احمدیہ

قادیان 19 ستمبر 2003ء (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور شرائط بیعت کی دسویں شرط کی تفصیل بیان فرمائی۔ احباب جماعت پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ

وہ وقت دُور نہیں بلکہ بہت قریب ہے کہ جب تم فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اترتی اور ایشیا اور یورپ اور امریکہ کے دلوں پر نازل ہوتی دیکھو گے۔

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام﴾

"عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ جب کوئی رسول یا نبی یا محدث اصلاح خلق اللہ کے لئے آسمان سے اترتا ہے تو ضرور اس کے ساتھ اور اس کے ہمرکاب ایسے فرشتے اترا کرتے ہیں کہ جو مستعد دلوں میں ہدایت ڈالتے ہیں اور نیکی کی رغبت دلاتے ہیں اور برابر اترتے رہتے ہیں جب تک کفر و ضلالت کی ظلمت دور ہو کر ایمان اور راستبازی کی صبح صادق نمودار ہو جیسا کہ اللہ جلشانہ فرماتا ہے ﴿تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ﴾ (سورۃ القدر: ۵،۶)۔ سو ملائکہ اور روح القدس کا تنزل یعنی آسمان سے اترنا اسی وقت ہوتا ہے جب ایک عظیم الشان آدمی خلعت خلافت پہن کر اور کلام الٰہی سے شرف پا کر زمین پر نزول فرماتا ہے۔ رُوح القدس خاص طور پر اس خلیفہ کو ملتی ہے اور جو اس کے ساتھ ملائکہ ہیں وہ تمام دنیا کے مستعد دلوں پر نازل کئے جاتے ہیں۔ تب دنیا میں جہاں جہاں جوہر قابل پائے جاتے ہیں سب پر اس نور کا پرتو پڑتا ہے اور تمام عالم میں ایک نورانیت پھیل جاتی ہے اور فرشتوں کی پاک تاثیر سے خود بخود دلوں میں نیک خیال پیدا ہونے لگتے ہیں اور توحید پیاری معلوم ہونے لگتی ہے۔ اور سیدھے دلوں میں راست پسندی اور حق جوئی کی ایک روح پھونک دی جاتی ہے۔ اور کمزوروں کو طاقت عطا کی جاتی ہے اور ہر طرف ایسی ہوا چلنی شروع ہو جاتی ہے کہ جو اس مصلح کے مدعا اور مقصد کو مدد دیتی ہے۔ ایک پوشیدہ ہاتھ کی تحریک سے خود بخود لوگ صلاحیت کی طرف کھسکتے چلے آتے ہیں اور قوموں میں ایک جنبش سی شروع ہو جاتی ہے۔ تب ناسمجھ لوگ گمان کرتے ہیں کہ دنیا کے خیالات نے خود بخود راستی کی طرف پلٹا کھایا ہے۔ لیکن درحقیقت یہ کام ان فرشتوں کا ہوتا ہے کہ جو خلیفۃ اللہ کے ساتھ آسمان سے اُترتے ہیں اور حق کے قبول کرنے اور سمجھنے کے لئے غیر معمولی طاقتیں بخشتے ہیں۔ سوئے ہوئے لوگوں کو جگا دیتے ہیں اور مستوں کو ہوشیار کرتے ہیں اور بہروں کے کان کھولتے ہیں اور مردوں میں زندگی کی روح پھونکتے ہیں اور ان کو جو قبروں میں ہیں باہر نکال لاتے ہیں۔ تب لوگ یکدفعہ آنکھیں کھولنے لگتے ہیں اور ان کے دلوں پر وہ باتیں کھلنے لگتی ہیں جو پہلے مخفی تھیں۔ اور درحقیقت یہ فرشتے اس خلیفۃ اللہ سے الگ نہیں ہوتے۔ اُسی کے چہرہ کا نور اور اُسی کی ہمت کے آثار جلیہ ہوتے ہیں جو اپنی قوت مقناطیسی سے ہر ایک مناسبت رکھنے والے کو اپنی طرف کھینچتے ہیں خواہ وہ جسمانی طور پر نزدیک ہو یا دور ہو اور خواہ آشنا ہو یا بکلّی بیگانہ اور نام تک بے خبر ہو۔ غرض اس زمانہ میں جو کچھ نیکی کی طرف حرکتیں ہوتی ہیں اور راستی کے قبول کرنے کے لئے جوش پیدا ہوتے ہیں خواہ وہ جوش ایشیائی لوگوں میں پیدا ہوں یا یورپ کے باشندوں میں یا امریکہ کے رہنے والوں میں وہ درحقیقت انہیں فرشتوں کی تحریک سے جو اس خلیفۃ اللہ کے ساتھ اترتے ہیں ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ یہ الٰہی قانون ہے جس میں کبھی تبدیلی نہیں پاؤ گے اور بہت صاف اور سریع الفہم ہے اور تمہاری بدقسمتی ہے اگر تم اس پر غور نہ کرو۔ چونکہ یہ عاجز راستی اور سچائی کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے اس لئے تم صداقت کے نشان ہر ایک طرف سے پاؤ گے۔ وہ وقت دور نہیں بلکہ بہت قریب ہے کہ جب تم فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اترتی اور ایشیا اور یورپ اور امریکہ کے دلوں پر نازل ہوتی دیکھو گے۔ یہ تم قرآن شریف سے معلوم کر چکے ہو کہ خلیفۃ اللہ کے نزول کے ساتھ فرشتوں کا نازل ہونا ضروری ہے تا کہ دلوں کو حق کی طرف پھیریں۔ سو تم اس نشان کے منتظر رہو۔ اگر فرشتوں کا نزول نہ ہوا اور اُن کے اُترنے کی نمایاں تاثیریں تم نے دنیا میں نہ دیکھیں اور حق کی طرف دلوں کی جنبش کو معمولی سے زیادہ نہ پایا تو تم نے یہ سمجھنا کہ آسمان سے کوئی نازل نہیں ہوا۔ لیکن اگر یہ سب باتیں ظہور میں آ گئیں تو تم انکار سے باز آؤ تا تم خدا تعالیٰ کے نزدیک سرکش قوم نہ ٹھیرو"۔ (فتح اسلام، روحانی خزائن جلد نمبر ۳ صفحہ ۱۲-۱۴ حاشیہ)

112واں جلسہ سالانہ قادیان 2003

مورخہ 26-27-28 دسمبر 2003ء کو منعقد ہوگا

احباب جماعت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 112ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 26-27-28 دسمبر 2003ء (بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

مجلس مشاورت: اسی طرح جماعتہائے احمدیہ بھارت کی 15ویں مجلس مشاورت حضور انور کی منظوری سے جلسہ سالانہ کے معاً بعد مورخہ 29 دسمبر 2003ء کو منعقد ہوگی۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک اور للّٰہی جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کر دیں اور اس جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

اُنہیں ماتم ہمارے گھر میں شادی

فسبحان الذی اخزی الاعادی

(۱)

آج جب سفر لنڈن کے ایمان افروز واقعات سے متعلق تیسری قسط لکھ کر فارغ ہوا تو دیکھا کہ ہمارے پیچھے فائل میں اخبارات کی ایسی کٹنگز بھری پڑی ہیں جن میں سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات پر بعض ناعاقبت اندیش حاسدین نے بغض وحسد سے بھرے ہوئے مضامین لکھے ہیں اور موجودہ امام ہمام سیدنا حضرت اقدس مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق بھی قلم درازی کی ہے۔

سخت افسوس ہوا اُن مضمون نگاروں پر اور اُن اخبارات کے مدیران پر جو اخلاق سے گرے ہوئے ایسے مضامین شائع کرتے ہیں پھر ہمیں معاندین احمدیت کی پُرانی تاریخ یاد آئی جو انہوں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے وقت دہرائی تھی، جلوس نکالے تھے اور مولانا صاحبان نے خدمت اسلام کرتے ہوئے حضور علیہ السلام کا بناوٹی جنازہ بنا کر ڈرامے کے رنگ میں سوانگ کرتے ہوئے ماتم کئے تھے۔ اس کے بعد ہر ایک خلیفہ کی وفات پر کم وبیش ان مولاناؤں کے بعد آنے والی ان کی ناخلف اولادیں بھی ایسی ہی حرکات مذمومہ کی مرتکب ہوئی تھیں۔

ہم نے یہ سوچا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور پھر خلافت رابعہ تک چاروں خلفاء کی وفات پر ان بد قسمت معاندین نے اسی طرح کی حرکات کیوں کیں اور پھر آنے والے ہر خلیفہ کا ذکر کر کے لکھا کہ بس اب ان کا اختتام ہے آگے یہ جماعت نہیں چل سکتی سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ذات کے خلاف انہوں نے لکھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پاس تحریر کی ایک طاقت تھی اور اب مولانا نور الدین میں وہ طاقت نہیں لہٰذا اب سلسلہ بند ہو جائے گا۔ لیکن خدا نے ان معاندین کے ارادوں کو ناکام و نامراد کر دیا خلافت اولیٰ کے بابرکت دور میں خلافت احمدیہ سیسہ پگھلائی ہوئی دیوار کی طرح مضبوط ہو گئی پھر سیدنا حضرت اقدس مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے دورِ سعید میں بد قسمت معاندین اور ان کی ناخلف حاسدین نے کہا کہ مولانا نور الدین تو ایک تجربہ کار اور معمر شخص ہے انہوں نے کسی طرح اس جماعت کے شیرازہ کو مجتمع کر رکھا تھا اب یہ پچیس سال کا چھوٹا سا لڑکا کیا خلافت کرے گا اب تو سمجھو یہ جماعت نابود ہوئی۔ لیکن ہوا کیا اس کمزور و ناتواں بچے نے نصف صدی سے زائد نہایت کامیاب خلافت کی اور جماعت کو دینی و دنیوی اور فلاحی اعتبار سے ایک بلند مینار پر کھڑا کر دیا۔ عالمگیر سطح پر جماعت کا نام روشن ہوا۔ تنظیمی اعتبار سے اس الٰہی جماعت کا ڈھانچہ نہ صرف مضبوط و مربوط ہوا بلکہ آپ نے غیر از افراد جماعت کی اور غیر مسلم دُنیا کی بھی ایسی خدمات بجا لائیں کہ آج بھی دُنیا کے مشرق سے لیکر مغرب تک معروف دانشور اس کا اعتراف کرتے ہیں بلکہ دشمنان بھی اس بات کا اقرار کرتے ہیں۔

یہی حال حضرت اقدس مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات کے وقت ہوا اور اب پھر حضرت اقدس مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات کے وقت ہوا کہ حاسد دشمنان پھر اپنی بد طینتی کے ساتھ میدان میں اُترے اور حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے متعلق طرح طرح کی بکواس کرنے لگے۔ چنانچہ ایک شخص جسے مولانا عبد الرحمٰن باوا کہتے ہیں اور جو خود کو نام نہاد مجلس ختم نبوت کا عالمی مبلغ کہتا ہے۔ نے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات کے بعد اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انتخاب کے بعد اخبارات میں نہایت اشتعال سے پُر دلآزار اور جھوٹے مضامین لکھے ہیں اور جن کو بعض جماعت کے مخالف اخبارات نے اُصولِ صحافت وانصاف کو بالائے طاق رکھ کر شائع کیا ہے اسی طرح اب مجلس ختم نبوت کے مختلف علاقوں کے برساتی مینڈک بھی اپنے بلوں سے نکل کر ٹرٹرانے لگے ہیں اور کئی گھسے پٹے اخباروں نے ایسے تمام فحش مضامین کو شائع بھی کر دیا ہے چنانچہ اسی بات کو مدنظر رکھ کر آج کی اس گفتگو میں ہم اپنے قارئین سے مخاطب ہیں۔ لیکن پہلے ان مخالفین کے تحریری اخلاق کے کچھ نمونے ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ ”قادیانی فرقہ کا خلیفہ مرزا طاہر لندن میں جہنم رسید“

۲۔ ”دھونس اور دھاندلی کے ذریعہ مرزا طاہر نے کامیابی حاصل کی“۔

۳۔ ”پاکستان کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کا خواب دیکھنے لگا اور ۱۰ر نومبر ۱۹۸۲ء کے الفضل میں شائع ہونے والے خطبہ میں کہا کہ پاکستان میں قادیانیت کا جھنڈا گاڑ دیا جائے گا۔

۴۔ ”ضیاء الحق مرحوم ایک حادثہ کے تحت شہید ہو گئے تو مرزا طاہر نے اُسے اپنے مباہلہ کا نتیجہ قرار دیا“۔

۵۔ ”مرزا طاہر کا خطبہ جمعہ میں بھول جانا معمول بن گیا“۔

۶۔ ”مرزا طاہر خطبہ ثانیہ میں قنوت پڑھ دیا تھا“۔

۷۔ ”نماز جمعہ میں دوسری رکعت میں کھڑے کھڑے سلام پھیر دیتا تھا“۔

۸۔ ”کروڑوں کی تعداد میں بیعت کرنے کا ڈرامہ رچایا“۔

۹۔ مرزا طاہر نے وصیت کی تھی کہ اسے مسجد فضل میں دفن کیا جائے لیکن اسکی یہ خواہش پوری نہیں ہوئی۔

۱۰۔ ”مرزا مسرور کے بیانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ بعض قادیانی مرزا مسرور کے انتخاب کو پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھتے اس کو ایک طاقتور اپوزیشن کا سامنا ہے“ [۱]

یہ ہیں وہ گھڑے گھڑائے جھوٹ جو مجلس ختم نبوت کے عالمی مبلغ مولانا باوا صاحب نے لکھے ہیں۔

اگرچہ یہ غلاظتیں عرصہ سو سال سے اُگلے جا رہے ہیں امت مسلمہ ان مولویوں کی گندہ ذہنی اور بد اخلاقی سے اچھی طرح واقف ہو چکی ہے۔ اور خوب سمجھتی ہے کہ ختم نبوت کے مولویوں کے مونہوں اور قلموں سے دنیا کمانے کیلئے جو کچھ نکلتا ہے سوائے حسد و بغض کے اور بدبودار غلاظت کے کچھ نہیں۔ اور ہمیں تو اس موقع پر عفو و درگزر کا حکم ہے لیکن پھر بھی ہم نہ چاہتے ہوئے بھی اپنے نئے قارئین کے علم کیلئے ان کے جھوٹ کی قلعی کھولنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ لیکن انشاء اللہ آئندہ ہم ان کی گندی باتوں کو چھوڑ کر اُس ترقی کا ذکر کریں گے جو جماعت کو سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاکستان سے ہجرت کے بعد اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے عطا فرمائی ہیں۔

لیکن اس سے پہلے ہم عرض کرتے ہیں کہ اگر انصاف پسند قارئین ہمارے سفر لندن کی ایمان افروز روئیداد کے متعلق ہماری گزشتہ تین اقساط ملاحظہ فرمالیں تو مولوی مذکور کے اس جھوٹ کے قلع قمع کی ضرورت ہی نہیں قارئین خود بخود سمجھ جائیں گے کہ وہ کس قدر ایمان افروز حالات ہیں۔ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے مزار مبارک کی کیا حالت ہے سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ جماعت کا کس قدر والہانہ پیار اور محبت کا سلوک ہے اور کس قدر جماعت ان کیلئے جذبۂ اطاعت میں سرشار ہے۔ یہ مخالف دور دور سے بیٹھ کر حسد کی آگ میں جل رہے ہیں اگر کبھی نزدیک آکر دیکھیں تو شاید جلن اور حسد کی آگ میں بھسم ہی ہو جائیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہجرت کے بعد جماعتی ترقی پر ہم انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں کسی قدر روشنی ڈالیں گے لیکن اس وقت قرآن مجید کی روشنی میں مخالفین کے اس حسد و بغض کا کسی قدر تجزیہ کرتے ہیں اور اپنے محترم قارئین کو بتاتے ہیں کہ یہ لوگ کس لئے حسد کی اس آگ میں جلتے ہیں ارشاد ربانی ہے۔

وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ (البقرہ۔۱۱۰)

ترجمہ۔ اہل کتاب میں سے بہت سے ایسے ہیں جو چاہتے ہیں کہ کاش تمہارے ایمان لانے کے بعد (ایک دفعہ پھر) کفار بنادیں بوجہ اس حسد کے جو ان کے اپنے دلوں سے پیدا ہوتا ہے (وہ ایسا کرتے ہیں) بعد اس کے کہ حق ان پر روشن ہو چکا ہے پس (ان سے) عفو سے کام لو اور درگزر کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا فیصلہ ظاہر کر دے یقیناً اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ (البقرہ: ۱۱۱)

ترجمہ اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور جو بھلائی بھی تم خود اپنی خاطر آگے بھیجتے ہو اُسے تم اللہ کے حضور موجود پاؤ گے یقیناً اللہ اس پر نگاہ رکھے ہوئے ہے جو تم کرتے ہو۔

مذکورہ فرمان الٰہی میں مامورین الٰہی کے انکار کرنے والوں کے حسد کرنے کی ایک بنیادی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ الٰہی جماعتیں جب جب بڑھتی ہیں اور ترقی کرتی ہیں تو منکرین کے اندر حسد و بغض بڑھنے لگتا ہے چنانچہ فرمایا کہ:۔

☆۔ وہ چاہتے ہیں کہ کاش تمہارے ایمان لانے کے بعد تم کو کفار بنادیں مطلب یہ ہے کہ مامورین پر جب لوگ کثرت سے ایمان لاتے ہیں تو معاندین ان کو دوبارہ حسد کے نتیجہ میں مرتد کرنے کی خواہش کرتے ہیں گویا کثرت سے جب لوگ ایمان لاتے ہیں تو انہیں بہت حسد ہوتا ہے۔ عالمی مبلغ صاحب نے لکھا ہے کہ کروڑوں لوگوں کے احمدیت میں داخل ہونے کا جھوٹ بولا گیا ہے لیکن قرآن مجید کی روشنی میں ان کا حسد و بغض کرنا اور یہ خواہش کہ دوبارہ احمدیوں کو ان کے ایمان سے لوٹا دیں خود اس بات کا بین ثبوت ہے کہ بڑی بھاری تعداد میں لوگ جماعت احمدیہ میں شامل ہو رہے ہیں ورنہ اگر

بقیہ صفحہ 16 پر ملاحظہ فرمائیں

[۱] (ان تمام باتوں کا نکتہ بنکتہ جواب اسی شمارہ میں محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب کے مضمون میں دوسری جگہ ملاحظہ فرمائیں)

یہ عہد کریں کہ اے جانے والے ہم تیری محبت کے صرف کھوکھلے دعوے کرنے والے نہیں بلکہ تیری خواہش کو ضرور پورا کریں گے اور ہر گھر میں نمازی پیدا کریں گے۔ اور آنے والے سے یہ عہد کریں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو دنیا میں قائم کریں گے اور خود بھی اور آئندہ نسلوں کو بھی خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے والے بنائیں گے۔ انشاء اللہ

جماعت میں نمازوں کے قیام سے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خواہش اور آپؒ کے عملی نمونہ کی روشنی میں احباب جماعت کو اس طرف خصوصی توجہ دینے کی تاکید۔

(مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد ،خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب)

(رپورٹ: ابولبیب)

(اسلام آباد، ٹلفورڈ۔ ۲۹؍جون ۲۰۰۳ء): آج سہ پہر اسلام آباد میں مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کے خلافت خامسہ کے عہد میں ہونے والے پہلے سالانہ اجتماع میں حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے شمولیت فرما کر مختلف مقابلہ جات میں اوّل آنے والے خدام و اطفال میں انعامات تقسیم فرمائے اور اختتامی خطاب سے نوازا۔

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد، خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے کرسیٔ صدارت پر تشریف فرما ہونے پر تلاوت قرآن کریم سے کارروائی کا آغاز ہوا۔ اس کے بعد حضور نے خدام کا عہد دہرایا۔ نظم کے بعد صدر مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ مکرم مرزا فخر احمد صاحب نے خدام الاحمدیہ برطانیہ کے ۳۱ویں سالانہ اجتماع پر حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے حضور انور کی تشریف آوری پر دلی شکریہ ادا کیا اور اجتماع کی مختصر رپورٹ پیش کی۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ نے مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات میں اول آنے والے خدام و اطفال میں انعامات تقسیم فرمائے اور قریباً 3-55 پر حاضرین سے خطاب فرمایا۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے سورۃ العنکبوت کی آیت نمبر ۴۶ ﴿وَاتْلُ مَا اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ ...... الخ﴾ کی تلاوت کی۔ حضور نے فرمایا کہ آج چونکہ جرمنی کا خدام الاحمدیہ کا اجتماع بھی آپ کے ساتھ ہی اختتام کو پہنچ رہا ہے اس لئے آج کے میرے پیغام میں جرمنی والے بھی شامل ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی وفات پر مختلف جماعتوں اور ذیلی تنظیموں، انصار، خدام، لجنہ وغیرہ نے تعزیتی ریزولیوشنز میں اس بات کا اظہار کیا کہ اے جانے والے ہم تیرے ...... کو زندہ رکھیں گے اور تیرے ...... یہ وہ عہد ہے جو کم وبیش ہر جماعت نے ...... اس میں آپ بھی شامل ہیں، جرمنی کے خدام بھی شامل ہیں، دنیا میں ہر جگہ سے جماعتوں کی طرف سے یہی وعدے کئے جا رہے ہیں کہ ہم تیری ہر خواہش کو پورا کریں گے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی صرف ایک خواہش کا یہاں ذکر کروں گا جو اسلام کا ایک بنیادی رکن بھی ہے۔ یعنی نماز کے قیام کی کوشش۔ حضور نے فرمایا کہ نماز کے قیام کا مطلب یہ ہے کہ وقت پر نماز ادا کرنا اور باجماعت ادا کرنا۔ اور اس بارہ میں حضور رحمہ اللہ نے اپنا نمونہ اس معیار کا دیا ہے کہ جو یہاں رہنے والے ہیں انہوں نے نوٹ کیا ہوگا کہ سوائے آخری شدید بیماری کے، عام بیماری کی کبھی پرواہ نہیں کی اور نماز کے لئے مسجد تشریف لاتے رہے۔ حالانکہ بیماری کی حالت میں گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت بھی ہے۔ پھر اتنی سختی اپنے اوپر کیوں کی؟ اس لئے اور صرف اس لئے کہ جماعت کو احساس پیدا ہو کہ نماز باجماعت کی کتنی اہمیت ہے۔ اس زمانہ میں، اس دور میں جب دنیا Materialist ہو چکی ہے، اللہ تعالیٰ کی وقت پر عبادت کرنے کی کتنی اہمیت ہے اور کتنا ضروری ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے حوالہ سے فرمایا کہ جماعت میں نماز پڑھنے والوں کا جو معیار آپؒ دیکھنا چاہتے تھے اس کا آپ کو احساس تھا کہ اس تک ہم نہیں پہنچ پا رہے اور اس معیار کو بہت اونچا لے جانے کی ضرورت ہے۔

حضور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب بھی جماعت کو نیکی کی طرف بلایا جاتا ہے جس طرح اخلاص کے ساتھ جماعت اس آواز پر لبیک کہتی ہے اس سے میرا دل حمد سے بھر جاتا ہے۔ لیکن یہ اخلاص اپنی ذات میں محفوظ نہیں اگر اس اخلاص کو نماز کے اور عبادت کے برتنوں میں محفوظ نہ کیا جائے۔ یہ عبادت ذکرِ الٰہی کی صورت میں ہمہ وقت جاری رہ سکتی ہے۔ لیکن وہ نماز جو قرآن کریم نے ہمیں سکھائی اور سنت نے جسے ہمارے سامنے تفصیل سے پیش کیا، یہ کم سے کم ذکرِ الٰہی ہے جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ تھا خلیفہ رابعؒ کا پیغام اور آپ کی توقعات۔ حضور نے فرمایا کہ آپ میں سے ہر ایک خود اندازہ لگا سکتا ہے کہ کس حد تک وہ اس بات کو پورا کر رہے ہیں کہ ہم حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ہر حکم اور ہر خواہش کو پورا کریں گے اور پورا کرنے کی کوشش کریں گے۔

حضور نے فرمایا کہ نماز تو اسلام کا ایک بنیادی رکن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نماز پڑھنے اور پانچ وقت باجماعت پڑھنے کے لئے کہا ہے۔ جہاں اکیلے احمدی ہیں کوئی اور ساتھ نماز پڑھنے والا نہیں وہ ایسی صورت میں اپنی نماز پڑھ لیں لیکن یہ نہ ہو کہ ظہر اور عصر کی نمازیں جمع ہو رہی ہوں اور مغرب وعشاء کی نمازیں جمع ہو رہی ہوں۔

حضور ایدہ اللہ نے اپنے خطاب کے آغاز میں تلاوت کی گئی آیت کریمہ کے حوالہ سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام، حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ اور حضرت مصلح موعودؓ کی تفسیر اور ارشادات کے حوالہ سے تفصیل سے سمجھایا کہ نماز گناہوں سے بچنے کا ایک آلہ ہے۔ نمازیں پڑھنا صرف ٹکریں مارنا نہیں۔ سو اس کو سنوار کر ادا کرو تا کہ تم اللہ تعالیٰ کی نعمت کے وارث بنو۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آپ جو خدام الاحمدیہ کی عمر کے ہیں، یہ عمر کی ایسی Range ہے ۱۵ سے ۴۰ سال کی جس میں باپ بھی ہیں، بھائی بھی ہیں اور بیٹے بھی۔ بحیثیت باپ ذمہ داری ہے کہ اپنے عمل سے بچوں کے لئے نمونہ بنیں کہ تمہاری فلاح اور ترقی خدا کے ساتھ تعلق میں ہے۔ اور اس کا بہترین ذریعہ وقت پر نمازوں کی ادائیگی اور باجماعت نمازوں کی ادائیگی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اگر آپ میں سے ہر ایک نیکی کو قائم کرنے والا اور برائی کو رد کرنے والا بن جائے اور نمازوں کو قائم کرنے والا بن جائے تو سمجھ لیں کہ آپ کامیاب ہو گئے۔

حضور نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ایک اور ارشاد کے حوالہ سے فرمایا کہ وہ لوگ جو آج نمازی ہیں جب تک ان کی اولادیں نمازی نہ بن جائیں اس وقت تک احمدیت کے مستقبل کے متعلق خوش آئند امنگیں رکھنے کا ہمیں کوئی حق نہیں پہنچتا۔ اپنے گھروں میں، اپنی آئندہ نسلوں کی نمازوں کی حالت پر غور کریں اور یہ بھی معلوم کریں کہ جو کچھ نماز میں پڑھتے ہیں اس کا مطلب بھی ان کو آتا ہے یا نہیں۔ اور وہ نماز کو غور سے، سنوار کے پڑھتے ہیں یا نہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آئیں آج ہم یہ عہد کریں اور یہ عہد کر کے یہاں سے اٹھیں کہ اے جانے والے ہم تیری محبت کے صرف کھوکھلے دعوے کرنے والے نہیں بلکہ تیری اس خواہش کو ضرور پورا کریں گے اور ہر گھر میں نمازی پیدا کریں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ تیری خواہش کے مطابق ہر گھر نمازیوں سے بھر جائے گا۔ انشاء اللہ۔ اور آنے والے سے بھی آپ اپنی محبت اور وفا کا اظہار کرتے ہیں ریزولیوشنز میں اور تسلیاں دیتے ہیں۔ تو سب سے بڑی تسلی تو یہ ہے کہ آپ یہ کہیں کہ ہم عہد کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو دنیا میں قائم کریں گے اور خود بھی اور آئندہ آنے والی نسلوں کو بھی خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے والے بنائیں گے، انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خطاب کے آخر پر حضور نے خدام کو دعا دیتے ہوئے فرمایا کہ اب اجتماع کے بعد آپ سب واپس تشریف لے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خیریت سے واپس لے کر جائے اور آپ کا حامی و ناصر ہو۔ حضور نے فرمایا کہ نوجوانوں میں عموماً جلد بازی یا شوق میں تیز ڈرائیونگ کی بڑی عادت ہوتی ہے۔ اس سے احتیاط کریں اور Speed Limit کے اندر رہیں۔ اگر تھکے ہوئے ہیں، نیند آ رہی ہے تو رک کر اپنی نیند پوری کر لیں کیونکہ ذرا سی غلطی کی وجہ سے ایکسیڈنٹ ہو جاتے ہیں جو پھر ہم سب کی تکلیف کا باعث بنتے ہیں۔ اس لئے بہت احتیاط کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے۔

خطاب کے بعد حضور انور نے ہاتھ اٹھا کر خاموش دعا کروائی۔ (بشکریہ الفضل انٹرنیشنل لندن)

J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Main Bazar Qadian (INDIA)
جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMOND
JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
Ph. 01872-221672,(S)) 220260 (R) E-mail: kashmirsons@yahoo.co.in

نونیت جیولرز
NAVNEET
JEWELLERS
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
Manufacturers of :
All Kinds of Gold and
Silver Ornaments
احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ

مجلس سوال وجواب

(منعقدہ ۱۸/اگست ۱۹۹۵ء۔ ایم ٹی اے سٹوڈیو۔ لندن)

سوال: سورۃ نساء میں ہے کہ پوچھا جائے گا کہ خدا تعالیٰ کی زمین اتنی وسیع تھی، تم نے ہجرت کیوں نہ کی اور دوسری طرف دروازے بند ہو رہے ہیں؟

جواب: حضور رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ جو پوچھا جائے گا یہ اُن سے پوچھا جائے گا جو ہجرت سے پہلے کے ابتلاء میں ناکام ہوئے، دوسرے سے نہیں پوچھا جائے گا۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ کے وقت میں بھی ایسا ہوا اور قرآن کریم نے یہ بتایا کہ سوائے اُن کے جو ﴿اُحْصِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ﴾ جو خدا کے راستہ میں گھیرے ہوئے ہیں اور میں نے جو آیت پچھلے جمعہ میں پڑھی تھی اس میں بھی یہ مضمون تھا۔ اس لئے پوچھنا صرف ان کے لئے ہے جو ان تقاضوں کو جو صبر اور وفا کے ہیں اس ابتلاء میں پورا نہ کر سکے۔ اس وقت ہے کہ پھر تم نے ہجرت کیوں نہ کی۔ اگر ہجرت نہ کر سکیں تو ﴿اُحْصِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ﴾ میں آئے گا۔ پھر اُن کی دو قسمیں ہو جائیں گی۔ کچھ وہ جو تقاضے پورے کر سکے اور بہت ظلم برداشت کئے۔ وہ پھر اعلیٰ درجہ کے لوگ ہیں۔ کچھ جو نہیں کر سکے اُن کے متعلق اللہ فرماتا ہے کہ ان کے متعلق پھر خدا فیصلہ کرے گا کہ انہیں بخشے گا یا کیا اُن سے سلوک کرے گا۔ کیونکہ دوسری آیت میں اس مضمون کو یوں بیان فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص مُطْمَئِنٌّ بِالْاِیْمَانِ ہو اور دباؤ کے نتیجہ میں آ کر وہ ایسا کلمہ کہنے پر مجبور ہو جائے جو اس کے دین کے خلاف ہے تو ایسا شخص یا جو دل میں چھپاتا ہے مضمون کو اس کے متعلق اللہ فیصلہ فرمائے گا۔ یہ نہیں فرمایا کہ وہ جہنم میں جائے گا، نہ یہ فرمایا ہے کہ وہ ضرور بخشا جائے گا۔ فرمایا اس کا فیصلہ خدا پر ہے۔ کس حد تک دباؤ تھا، کس حد تک اس کو استطاعت تھی اور اپنی استطاعت کے تعلق میں اگر وہ دباؤ ہلکا تھا اور وہ ناکام ہو گیا تو کسی حد تک سزا پائے گا۔ اگر دباؤ زیادہ تھا تو پھر خدا اس کو سزا نہیں دے گا۔

سوال: ایک دوست نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام کا جو دُرِّثمین کے نام سے شائع شدہ ہے انگریزی اور دوسری زبانوں میں تراجم کروانے سے متعلق سوال کیا۔

جواب: اس کا جواب دیتے ہوئے حضور رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: منظوم کلام کا ترجمہ بڑا مشکل کام ہے اور عام آدمی جرأت نہیں کرتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ کا قرب چھوڑ کر مضمون کی خاطر ہٹ جائے اور اگر ہٹتا ہے تو بعض دفعہ ایسی جگہ بھی ہٹ جاتا ہے جہاں ہٹنا نہیں چاہئے تھا۔ اور اپنے فہم کو مسیح موعود علیہ السلام کا کلام ظاہر کر کے وہ ترجمہ کے طور پر پیش کر دیتا ہے (حاضرین میں سے مکرم چوہدری محمد علی صاحب نے عرض کی کہ 'حضور! یہ پُل صراط ہے') حضور رحمہ اللہ نے فرمایا: بہت بڑا پل صراط ہے۔ اب قرآن کریم (کے ترجمہ) میں اتنی Exercises ہو چکی ہیں۔ چودہ سو سال سے مسلسل مسلمان علماء مشقیں کرتے ہوئے اس مقام پر پہنچے ہیں کہ بہت حد تک چمک گیا ہے لیکن ابھی بھی کوئی ترجمہ اٹھاؤ اس میں ایسے نقائص نظر آتے ہیں کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے۔ اب حضرت مولوی شیر علی صاحب کا ترجمہ تو دنیا کو تسلیم ہے کہ آج تک انگریزی زبان میں اس سے بہتر ترجمہ نہیں ہوا۔ ابھی بھی مصر میں یا کسی جگہ سوڈان میں کہیں ایک کمیٹی بیٹھی تھی۔ تمام دنیا میں انگریزی تراجم کا جائزہ لینے میں انہوں نے بالاتفاق فیصلہ کیا کہ Sher Ali is the best. چوہدری صاحب (مراد چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب۔ مرتب) کا (ترجمہ) بہت اچھا ہے لیکن شیر علیؓ کا ترجمہ تو بالکل اور چیز ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر ترجمہ سے پہلے نفل پڑھتے تھے۔ کبھی بھی بغیر نفل کے ترجمہ شروع نہیں کیا اور نوافل بھی بہت اور اللہ نے ویسے بھی بڑا اصاف ملکہ، ذہن عطا فرمایا تھا۔ انگریزی زبان پر بڑا عبور تھا۔ لیکن اب آپ وہ ترجمہ پڑھیں تو بسا اوقات انسان سمجھتا ہے کہ یہاں وہ مفہوم نہیں تھا جو ادا ہو گیا ہے۔ اس کا حل تلاش کرنے کے لئے، چونکہ اب ہمیں حق ہی نہیں ہے کہ اس ترجمہ کو کسی صورت میں تبدیل کریں اور نہ وہ جائز ہوگا، اس لئے ہم نے بیٹھ کر بہت سے ایسے پہلو جن سے خیال تھا کہ ترجمہ یہ بھی ممکن تھا اور مفہوم یہ ہونے کی بجائے یہ ہوتا تو بہتر تھا، ایک الگ Erenda بنایا ہے اور اس کو حضرت مولوی صاحب کے ترجمہ کے ساتھ الگ ملا کر شائع کرنے کا خیال ہے۔ اسی طرح ملک غلام فرید صاحب کی جو چھوٹی تفسیر ہے اس میں بھی اور بڑی تفسیر میں بھی۔

حضور رحمہ اللہ نے مکرم چوہدری محمد علی صاحب سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ وہی تھا جو میں نے آپ کو بھجوایا تھا، اچھا ہوا آپ تشریف لے آئے ہیں بعض جگہ آپ نے نشان لگائے ہوں گے، سوال اٹھائے ہوں گے وہ اس طرح فائدہ نہیں دیں گے جب تک آپ پہلے مجھ سے سمجھیں نہیں کہ یہ کیوں تبدیلی کی گئی ہے اور زبان کے لحاظ سے بھی اگر کوئی سوال اٹھا ہے تو کیوں ایسا ہوا ہے۔ یہاں اس سے پہلے ہمارے مظفر کلارک کی زبان بہت اچھی ہے ماشاء اللہ اور بھی بعض اعلیٰ درجہ کے انگریزی دانوں نے بھی اس کو دیکھا اور انہوں نے جو سوال اٹھائے جب آ کے مجھ سے سمجھا تو اکثر سوال واپس لے لئے اور کہا کہ ہمیں سمجھ نہیں آئی تھی کہ کیوں یہ تبدیلی کی گئی ہے لیکن ہے ضروری۔ جہاں غیر ضروری تھی اس کو ہم نے پہلے ہی سب جگہ Withdraw کر لیا ہے۔ تو اس کو آپ بڑی جلدی مجھ سے وقت لے کر اس معاملہ کو طے کریں۔ اس کی ضرورت ہے اور یہ ضرورت جاری رہے گی۔ اس کوشش کے بعد بھی یہ ناممکن ہے کہ ختم ہو جائے کیونکہ کلام الٰہی کے نہ مضامین ختم ہو سکتے ہیں نہ اُن کے ترجمے کا حق ادا ہو سکتا ہے۔ اور عام شاعر کا بھی نہیں ہوتا، باقی تو چھوڑو۔ کلام الٰہی تو بہت ہی بلند و بالا چیز ہے۔ (یہ ترجمہ خدا تعالیٰ کے فضل سے شائع ہو چکا ہے اور اب اس کے اگلے ایڈیشن کی تیاری کی جا رہی ہے۔ مدیر)

حضرت مسیح موعودؑ کے کلام کا (ترجمہ) تو اس لئے مشکل ہے کہ اُس کے روحانی معارف جب تک انسان کے دل پر جاری نہ ہوں وہ صحیح معنی سمجھ بھی نہیں سکتا۔ اور عام شعراء کا اس لئے کہ اُن کی سوچ جس فضا میں اڑا کرتی تھی کسی کو اس فضا کا تجربہ ہوا ہو تو تبھی وہ اس کو پہچان سکتا ہے اور اس میں بعض دفعہ ادنیٰ فضا بھی مشکل ڈالتی ہے۔ آپ خواہ مخواہ اونچی باتیں کسی شاعر کی طرف منسوب کر دیں حالانکہ اس کی وہ اُپج ہی نہیں تھی۔ اس کی پہنچ ہی چھوٹی سی تھی۔ تو یہ سارے جو مسائل ہیں یہ ترجمہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ عام نثر کا ترجمہ بھی مشکل ہے۔ لیکن شاعرانہ کلام کا اور بھی مشکل اور مقدس لوگوں کے کلام کا اور بھی زیادہ مشکل اور کلام الٰہی کا تو ایک بہت بڑا چیلنج ہے جو Exhaust ہو ہی نہیں سکتا۔

دُرِّثمین کے متعلق میں نے خود ترجمہ کی تحریک کی تھی مجھے کئی لوگوں نے ترجمے بنا کر بھیجے ہیں۔ وہ دیکھ کر میں بالکل دل شکستہ سا ہو گیا ہوں۔ وہ بات بنی نہیں۔ بعض بڑے بڑے دعویٰ کرنے والوں نے بھی بھیجے۔ اس کو ہم نے کسی حد تک ٹھیک کیا ہے لیکن بہت محنت کا کام ہے۔ بعض دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اشعار جب ترجمہ کے دوران آتے ہیں آجکل میں اپنے ریسرچ گروپ کو ٹرینڈ (Trained) کر رہا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کا ترجمہ کریں لیکن پہلا ترجمہ میرے ساتھ مل کر کریں۔ اور میں اُن کو بتاؤں کہ کیوں یہ کرنا ہے اور کیوں یہ نہیں کرنا۔ اس ضمن میں جو مشکلات سامنے آئی ہیں وہ میں ان کو بتاتا جاتا ہوں کہ دیکھو تم بات سمجھے ہی نہیں تھے۔ اور بسا اوقات اُس پہلے ہوئے ہوئے ترجمے کو سامنے رکھا جاتا ہے تب سمجھ آتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کلام نہ سمجھنے کے نتیجہ میں کتنا بڑا سقم پیدا ہو گیا تھا۔ تو بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ پھر وہ ہٹتے ہوئے ڈرتے ہیں۔ یہ میں اُن کو سمجھاتا ہوں کہ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام کے عرفان کا تقاضا ہے کہ اس زبان کے ظاہر سے ہٹ کر بیان کرو۔ وہاں لازم ہے یہ۔ وہاں وفا کا تقاضا ہے کہ ضرور ہٹو۔ کیونکہ جب تم لفظی طور پر دوسری زبان میں قریب رہو گے تو ایسا مضمون پیش کرو گے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اوپر ایک Reflection ڈالے گا۔ آپ کو نعوذ باللہ من ذالک غیر عارف کے طور پر پیش کرے گا۔ تو یہ وفاداری نہیں ہے ترجمہ کے ساتھ، یہ بے وفائی ہے۔

اس لئے اصل یہ ہے کہ اصل کے لفظوں کے قریب رہتے ہوئے جس حد تک مضمون سے وفا ممکن ہے لفظوں کے قریب رہیں۔ جہاں لفظی ترجمہ سے ہٹنا لازم ہے ورنہ مضمون کا حق ادا نہیں ہوتا وہاں ضرور ہٹنا پڑے گا۔ چونکہ یہ فیصلہ عام لوگوں کے لئے بڑا مشکل ہے اس لئے مجھے ساتھ بیٹھنا پڑتا ہے۔ ان کو میں تسلی دیتا ہوں میں خود کرتا ہوں۔ اگر یہ جرم ہے تو میں یہ جرم کر کے دکھا رہا ہوں۔ آپ دوسرا ترجمہ کوئی Replace کر کے دکھاؤ جو مسیح موعود علیہ السلام کے مضمون کو بیان کر سکے، کلیۃً نہیں ہو سکتا۔ اس بارے میں جب وہ لاجواب ہو جائیں تو پھر میں بتاتا ہوں کہ یہ وجہ تھی کہ میں اس ترجمہ میں یہاں سے اتنا ہٹا ہوں۔ کیونکہ مضمون سے نہیں ہٹا لفظوں سے اور اردو کے طرز بیان سے ہٹا ہوں۔ (مثلاً) "اور" کا لفظ ہے۔ اب "وَ" جس طرح قرآن کریم میں پیاری لگتی ہے مگر انگریزی میں اتنے And ڈال دیں تو پڑھنے والے کی ہوش اڑ جائے گی۔ اس لئے اس میں کئی طریقے نکالنے پڑتے ہیں کہ "وَ" کا مضمون رہے کسی طریقہ سے لیکن ادلتا بدلتا رہے کہ اس میں کوئی ایسا تنوع پیدا ہو جائے کہ وہ دلکش لگے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے (ترجمہ میں) ایک اور مشکل یہ ہے کہ بعض فقرے اَور کے تعلق کی وجہ سے آدھے آدھے صفحے کے فقرے ہیں کہ بعض ایک صفحے کے بھی ہیں اور ایک فقرہ شروع ہو، Middle سے صفحہ ختم ہو گیا دوسری طرف چلا گیا۔ پڑھتے وقت آدمی کو پتہ بھی نہیں لگتا کہ کوئی بہت بڑا فقرہ پڑھ رہا ہے کیونکہ ہر فقرہ اپنی ذات میں ایک مضمون پورا کر کے آپ کو ایک سانس دے دیتا ہے۔ پھر اگلے پہ چلتے ہیں پھر اگلے پہ۔ پھر آپ کو اگر اس کو توڑنا پڑے تو پھر مشکل لگتی ہے۔ تب سمجھ آتی ہے کہ اس کو آپ کہیں توڑ سکتے ہی نہیں۔ کئی دفعہ میں نے کوشش کی ہے کہ پہلے مضمون پر اقتباس چھوٹا کر لوں۔ ناممکن ہے۔ اس لئے اردو زبان میں لازم تھا کہ اتنا لمبا فقرہ استعمال کیا جائے۔ جس میں اَور کے ذریعے چھوٹے چھوٹے مضامین جڑتے چلے جائیں اور اگلا فقرہ نہ بنے جب تک وہ مضمون پورا نہ ہو جائے۔ اب انگریزی میں آ کر جب یہ استعمال کرتے ہیں آپ کو لازماً پانچ چھ بعض دفعہ سات فقروں میں اس کو توڑنا پڑتا ہے لیکن شرط یہی ہے کہ مضمون کے ساتھ وفا کریں، اس کو نہیں چھوڑنا۔ Construction بے شک بدل دیں۔ جن بیچاروں نے ظاہری Construction رکھی ہے وہ ایسا عجیب وغریب ترجمہ بعض دفعہ بنا ہے کہ مجھ سے بعض انگریزوں نے خود بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اچھا تأثر نہیں پڑتا۔ اس سے تأثر بھی غلط پڑ جاتا ہے اور پھر لفظی ترجمہ کے اور نقصانات۔ اگر آپ یہ کہیں کہ جنت پانے کا آسان رستہ۔ اردو میں بعض ایسے محاورے رائج ہیں اور سمجھتے ہیں لوگ اور انگریزی میں اگر اس کو ایک Cheap Device for reaching یا Prescription the Heaven کہہ دیں تو بڑی خوفناک چیز ہے، بہت ہی بد تأثر پڑتا ہے۔ ایک دفعہ ریویو کے حوالہ سے ایک انگریز نے مجھے دکھایا تھا۔ اس نے کہا یہ دیکھیں کتنا خوفناک تأثر پڑتا ہے۔ کیوں آپ لوگ اس کو ٹھیک نہیں کراتے۔ میں نے کہا ہمارے پاس سکالرز کی کمی ہے۔ ہمارے پاس انگریزی دان ہیں۔ ہمارے پاس کسی حد تک اردو دان ہیں مگر کسی زبان کا دان ہونا آسان کام نہیں اور دو زبانوں کا دان ہونا بہت مشکل ہے۔۔۔ بہت ہی مشکل کام ہے برابر کا توازن۔ اور ترجمے میں جس زبان کا ترجمہ ہو اس زبان پر زیادہ عبور ضروری ہے کیونکہ تأثر کم سے کم بہت خوبصورت پیدا ہوتا ہے۔ لیکن اگر اس زبان میں کم عبور ہو پہلی میں زیادہ ہو تو اتنا ہی زیادہ آپ کے لئے مشکل ہو جاتا ہے۔

حج پر جانے والوں کیلئے مفید مشورے اور معلومات

(از۔ مکرم عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ آف لندن)

حج اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک ہے اللہ تعالیٰ جس شخص کو حج کرنے کی توفیق عطا فرماتا ہے اُسے چاہئے کہ وہ جہاں حج کی تمام دینی روایات کو قائم رکھنے کی کوشش کرتا ہے وہیں موسم کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے مندرجہ ذیل امور کو بھی دھیان میں رکھے۔ محترم چوہدری عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ نے اپنے تجربہ کی بنا پر حج کا مقدس سفر اختیار کرنے والوں کو مندرجہ ذیل مفید مشورے دیئے ہیں۔ جو احباب اس سال حج کیلئے جارہے ہیں وہ نہ صرف خود ان باتوں کو ملحوظ رکھیں بلکہ اوروں کو بھی بتائیں۔ (ادارہ)

☆ حج کیلئے لاکھوں کی تعداد میں حاجی ہوتے ہیں۔ ان دنوں میں موسم اکثر خشک ہوتا ہے اس لئے کھانسی کی عام شکایت ہو جاتی ہے۔ آپ حج پر روانہ ہونے سے قبل وافر مقدار میں کھانسی کی گولیاں اور شربت کا انتظام کرلیں۔

☆ عام چائے کی بجائے لیمن کی چائے میں شہد ملا کر پیجئے۔ ٹھنڈا پانی یا کوک، پیپسی وغیرہ سے پرہیز کریں۔

☆۔ حج کے دوران تھکاوٹ بہت ہو جاتی ہے۔ اپنے ساتھ Parachitamole اور Asprine یا ہومیو پیتھک دوائیوں کی گولیاں کافی تعداد میں رکھ لیں۔

☆۔ اگر آپ بلڈ پریشر یا شوگر کے لئے دوائی کا استعمال کرتے ہیں تو زائد مقدار میں رکھ لیں۔ مکہ اور مدینہ میں ادویات بہت ہی مہنگی ہیں۔ اور دوسرے اس کمپنی کی دوائی جو آپ ساتھ لائے ہیں وہاں آپ کو نہیں ملے گی۔

☆ مکہ تک پہنچنے کیلئے جن اشیاء کی آپ کو ضرورت ہے وہ ضرور اپنے ملک سے خرید کر چلیں۔ بقایا چیزیں مکہ میں جاکر خریدی جاسکتی ہیں کیونکہ مکہ میں چیزیں سستی ہیں۔ جیسے دو احرام خریدنے کی ضرورت ہوتی ہے ایک مکہ میں جاکر خریدا جاسکتا ہے۔

☆۔ جدہ پہنچنے پر آپ کے گروپ لیڈر آپ سے پاسپورٹ لے لیں گے۔ حج سے فارغ ہو کر جدہ میں ہی آپ کو واپس دیں گے۔ اس پر فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

☆۔ مکہ پہنچتے ہی ان چیزوں کا خاص خیال رکھیں۔

...... ہوٹل یا ٹھہرنے والی جگہ کا پتہ اور ٹیلیفون نمبر نوٹ کرلیں۔

...... مکہ پہنچنے پر انتظامیہ آپ کے بازو میں ایک ٹیگ لگادے گی۔ اس کو نہ اتاریں۔ کیونکہ آپ کے گم ہونے کی صورت میں اگر آپ کسی پولیس آفیسر کو یہ ٹیگ دکھائیں گے تو تب ہی وہ آپ کو آپ کے ہوٹل میں پہنچادے گا۔ ورنہ بہت ہی مشکل ہوگی۔ بلکہ ناممکن ہوگا۔ اسلئے آپ اس ٹیگ کو بالکل اتارنے کی کوشش نہ کریں۔

...... طواف پر جانے سے پہلے مسجد الحرام میں ایک ایسی جگہ مقرر کرلیں جہاں آپ اگر ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں تو مل سکیں۔ اس کو معمولی بات نہ سمجھیں یہ بہت اہم ہے۔ اتنے بڑے ہجوم میں ایک دوسرے سے جدا ہو جانا بہت آسان ہے۔ لیکن اگر آپ نے ایک جگہ ملنے کی مقرر کی ہوگی تو دونوں فریق کیلئے پریشانی نہ ہوگی۔ اور آپ ایک دوسرے سے دوبارہ مل جائیں گے۔ مسجد الحرام کے چار گیٹ ہیں۔ ان میں سے ایک مقرر کیا جاسکتا ہے۔ یا باہر ٹاور کلاک پر بھی آپ اکٹھے ہو سکتے ہیں۔ پھر کعبہ کے اندر کوئی جگہ مقرر کی جاسکتی ہے۔ وہاں چار مختلف رنگ کے دروازے ہیں۔ سفید۔ نیلا۔ سبز اور سرمئی ان میں سے ایک پر آپ اکٹھے ہو سکتے ہیں۔ دوسرے یہ بھی ضروری ہے کہ اگر آپ کا ساتھی آپ سے جدا ہو گیا ہے تو آپ وہاں مقررہ جگہ پر برابر کھڑے رہیں۔ یہ نہیں کہ تھوڑی دیر کے بعد ادھر اُدھر چل پڑیں۔ اس طرح ایک دوسرے کو ڈھونڈنے میں مشکل ہوگی۔

☆۔ بیماری کی صورت میں آپ کو فوراً میڈیکل سینٹر کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔ مسجد الحرام میں ۱۸ ایسے سینٹر ہیں ان کا جاتے ہی پتہ کرلیں۔ وہ عام طور پر نظر نہیں آتے۔ اور ان میں اکثر نرسیں ایشیا کی ہوتی ہیں جو بہت مددگار ہوتی ہیں۔

☆۔ طواف کرنے سے پہلے Toilets کی پوزیشن کا پتہ کریں۔ خاص طور پر عورتوں کو ان کا پتہ رکھنا بہت ضروری ہے۔

☆ اگر کوئی چیز گم ہو جائے تو گم شدہ ادارے سے رابطہ کریں۔

☆ سفر کے وقت جدہ سے مکہ۔ مکہ سے مدینہ اور پھر دوسری جگہوں پر جانے کیلئے آپ کو بسوں سے سفر کرنا ہوگا۔ آپ کا سامان بسوں پر رکھنے کیلئے لوگ مقرر ہوتے ہیں۔ لیکن یہ بہت ضروری ہے کہ بسوں کے اندر بیٹھنے سے پہلے یہ دیکھ لیں کہ آپ کا سامان اسی بس کے اوپر رکھ دیا گیا ہے ورنہ گم ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔

☆ منیٰ عرفات اور مزدلفہ میں Toilets میں جانے کیلئے ایک لمبی لائن لگی ہوتی ہے۔ آپ کی باری آنے میں ایک گھنٹہ سے ڈیڑھ گھنٹہ لگ سکتا ہے اس لئے وضوء اور Toilets میں اگر جانا ہو تو اس وقفہ کا خیال رکھیں۔

☆ جب آپ مزدلفہ پہنچیں تو اپنی مستورات کو اپنے ساتھ ہی رکھیں۔ ہم جب مزدلفہ گئے تو کافی جگہ خالی تھی۔ ہماری مستورات نے اپنا علیحدہ سونے کا علاقہ مقرر کرلیا اور مرد اکٹھے دوسری طرف۔ سارے حاجیوں نے رات یہاں گزارنی ہوتی ہے۔ اور جگہ کم ہوتی ہے اس لئے یہ ضروری ہے کہ مزدلفہ میں اپنی مستورات کا اپنے ساتھ ہی رات گزارنے کا انتظام کریں۔

☆ اگر آپ نے کوئی چیز ایک بار خرید لی تو پھر عام طور پر دوکاندار واپس نہیں لیتے اور نہ ہی تبدیل کرتے ہیں۔ اس لئے پیسے ادا کرنے سے پہلے یہ فیصلہ کرلیں کہ جو چیز آپ خرید رہے ہیں یہ وہی ہے جس کو آپ خریدنا چاہتے ہیں۔

☆ چیزیں خریدنے میں سودابازی کا عام رواج ہے۔ اس لئے اصل قیمت کسی دوست سے پہلے دریافت کریں۔ ورنہ ہو سکتا ہے کہ آپ زیادہ قیمت دے آئیں۔

☆ تحفے، تحائف خریدنے کیلئے مکہ کی بجائے مدینہ میں آپ کو چیزیں سستی ملیں گی۔

☆ زمزم کا پانی اگر آپ واپس ملک لانا چاہتے ہیں تو وہ مکہ ہی سے خریدنا ہوگا۔ مدینہ میں نہیں ملے گا۔ اگر ملے گا تو بہت ہی مہنگا۔

☆ منیٰ میں ٹھہرنے کے دوران آپ اتنی رقم اپنے پاس رکھیں جتنی آپ کو ذاتی اخراجات کیلئے چاہئے۔ زیادہ رقم ساتھ لے کر نہ جائیں۔

☆ منیٰ میں بہت ہی گرمی ہوتی ہے باہر ادھر ادھر پھرنے سے پرہیز کریں۔ ورنہ Heat Stock ہونے کا امکان ہے۔

☆ منیٰ کی شکل حج کے دنوں میں ایک شہر کی طرح ہوتی ہے۔ وہاں پہنچتے ہی اپنے خیمہ کا نمبر یاد کرلیں۔ بہتر ہے کہ لکھ لیں۔ ہر خیمہ اور گلیاں ایک جیسی ہوتی ہیں۔ بغیر نمبر کے جگہ کو تلاش کرنا ناممکن ہوگا۔

☆ منیٰ میں وضوء اور نہانے کیلئے ایک مرکزی جگہ ہوتی ہے۔ بہت لمبی لمبی قطاریں بن جاتی ہیں۔ وضو کرتے وقت بعض لوگ بہت ہی وقت لیتے ہیں اور بعض دفعہ تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شائد یہ ان کا آخری وضوء ہے۔ لیکن صبر کا مظاہرہ کریں۔ غصہ کرنے کی بجائے ایسی حرکتوں سے لطف اندوز ہوں۔

☆ مانگنے والے کافی ہوتے ہیں اس لئے عام صدقہ دینے کیلئے ایک ایک ریال کے نوٹ جیب میں رکھیں۔

☆ مانگنے والے عام طور پر بازو اور ٹانگوں سے معذور ہوتے ہیں شائد چوری کرنے پر ان کے بازو کاٹ دئے جاتے ہیں۔

☆ جب آپ طواف میں مشغول ہوں گے یا سعی کررہے ہوں گے۔ یا مسجد میں نماز کو جارہے ہوں گے تو کوئی جوان اور بوڑھے لوگ آپ کو ٹھہرا کر مانگنا شروع کردیں گے۔ اور بتائیں گے کہ ان کے حج کی رقم گم ہو گئی ہے۔ یا چوری ہو گئی ہے۔ ان کا یہ عمل مناسب تو نہیں لگتا لیکن اگر آپ مدد کرسکتے ہیں تو کردیں۔ ان سے بحث کرنے یا ان کو نصیحت کرنے کا موقعہ نہیں۔ ان کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے۔

☆ فروری 2002ء میں ایکسچینج ریٹ یہ تھا جدہ میں ایک پونڈ کے 5.1 ریال۔ مکہ میں 5.3 اور مدینہ میں 5.35 ریال۔

☆ ہر طرح کے ایشیائی کھانے دوکانوں پر مل جاتے ہیں۔ بلکہ زیادہ پکانے والے ایشیائی ہی ہوتے ہیں۔ بلکہ ایسے ایشیائی کھانے ملیں گے۔ جو آپ کو شائد گھر پر نہ ملیں۔

☆ بعض دفعہ لوگ کعبہ اور مسجد نبوی کے فرش اور ستونوں کو چومتے ہیں یہ مناسب نہیں لگتا۔ شرک ہے اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔

☆ نمازوں کے دوران مکہ کے ارد گرد سڑکوں پر ٹریفک روک دی جاتی ہے۔ اس لئے بعض دفعہ نماز کے دوران ایک ایک گھنٹہ تک کھڑا رہنا پڑتا ہے۔ حج کے دنوں میں یہ وقفہ اور بھی بڑھ جاتا ہے۔ اسلئے بسوں میں سفر کے دوران آپ کو صبر کے ساتھ بیٹھنے کا عادی ہونا پڑے گا۔

☆ مسجد الحرام میں مرد اور عورتیں اکٹھی نماز ادا کرتے ہیں۔ حالانکہ سعودی حکومت بار بار یہ اعلان کرتی ہے کہ عورتوں کے لئے مسجد میں نماز ادا کرنا ضروری نہیں۔ اس لئے نماز کے دوران اگر کوئی غیر عورت آپ کے ساتھ نماز ادا کرے تو حیران نہ ہوں۔ البتہ مدینہ میں عورتوں کیلئے علیحدہ نماز ادا کرنے کا انتظام ہے۔

☆۔ نمازیوں کے آگے سے گزر جانا عام معمول ہے۔ اس پر کسی سے غصہ نہ کریں۔

☆۔ فجر کی اذان سے پہلے تہجد کی اذان بھی دی جاتی ہے۔

☆ سعودی مستورات جو حج کے دوران ڈیوٹی دیتی ہیں۔ مکمل طور پر پردہ کرتی ہیں۔ لیکن باہر کے ملکوں کی مستورات پردہ کا خیال نہیں رکھتیں۔ مستورات کو پردہ کا خیال رکھنا چاہئے۔

باقی صفحہ (8) پر ملاحظہ فرمائیں

اذکروا محاسن موتاکم

مؤلف اصحاب احمد

مکرم ملک صلاح الدین صاحب (مرحوم) درویش قادیان

(احمد طاہر مرزا - ربوہ)

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلوی رضی اللہ عنہ (یکے از اصحاب تین صد تیرہ) کے وصال پر سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے ایک بصیرت افروز خطاب فرمایا جو ہر اس شخص کے لئے جو سوانح حیات بزرگان پر کچھ کام کرنا چاہتا ہے رہبر و رہنما ہے۔ حضور فرماتے ہیں:

"وہ لوگ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ابتدائی زمانہ میں خدمات کی ہیں ایسی ہستیاں ہیں جو دنیا کیلئے تعویذ اور حفاظت کا ذریعہ ہیں...... یہ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہزاروں نشانات کا چلتا پھرتا ریکارڈ تھے۔ نہ معلوم لوگوں نے کس حد تک ان ریکارڈوں کو محفوظ کیا ہے مگر بہر حال خدا تعالیٰ کے ہزاروں نشانات کے وہ چشمدید گواہ تھے.... ان ہزاروں نشانات کے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ اور آپ کی زبان، اور آپ کے کان، اور آپ کے پاؤں وغیرہ کے ذریعے ظاہر ہوئے.... ایک ایک صحابی جو فوت ہوتا ہے وہ ہمارے ریکارڈ کا ایک رجسٹر ہوتا ہے.... اگر ہم نے ان رجسٹروں کی نقلیں کر لی ہیں تو ہمارے لئے خوشی کا مقام ہے......"۔

(خطبہ جمعہ روز نامہ الفضل قادیان ۲۸/اگست ۱۹۴۱ء)

مکرم ملک صلاح الدین صاحب مرحوم نے بلا شک وشبہ سینکڑوں صحابہ کے حالات زندگی کتابی صورت میں محفوظ کئے اور بیسیوں ایسے احباب کرام کے حالات جمع کئے جو ابھی تک طبع سے آراستہ نہیں ہو سکے۔

تین سال پہلے اس عاجز کو قادیان جانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ دسمبر ۲۰۰۰ء اور جنوری ۲۰۰۱ء میں ماہ رمضان المبارک کے ابتدائی ایام خاکسار نے محترم ملک صاحب کی صحبت میں گزارے اور کئی گھنٹے روزانہ آپ سے مستفیض ہوتا رہا۔ دوران گفتگو آپ سے استفسار کیا کہ آپ کو اصحاب احمد کے حالات تدوین کرنے کا ذوق کیونکر پیدا ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے لکھنے کا شوق تھا۔ اور حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ مؤسس الحکم نے حوصلہ افزائی فرمائی۔ ۱۹۴۰ء کے عشرہ میں قادیان میں سینکڑوں صحابہ کرام حیات تھے ایک دن خاکسار نے حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب سے استفسار کیا کہ آیا آپ نے اپنے حالات زندگی لکھے ہیں؟ انہوں نے ازراہ شفقت وقت دیا اور خاکسار نے عزم ہمت باندھا۔ اس طرح حضرت پیر منظور محمد صاحب سے ملا تو معلوم ہوا کہ ان کے حالات بھی محفوظ نہیں ہیں۔ اس طرح اس ضرورت کے پیش نظر میرا ذوق بڑھتا چلا گیا اور خاکسار نے بیسیوں صحابہ کرام کو اپنے سوانح حیات لکھنے یا لکھوانے کی تحریک کی اور یوں یہ سلسلہ چل پڑا۔

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے کئی مواقع پر صحابہ کرام کے حالات جمع کرنے کا ارشاد فرمایا جس پر خاکسار کو مزید حوصلہ ملا۔ مکرم ملک صاحب نے بتایا کہ جب اصحاب احمد کی پہلی جلد شائع ہوئی تو حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ ابھی حیات تھے۔ خاکسار نے ان کی خدمت میں کتاب پیش کی جس سے وہ بہت خوش ہوئے۔ البتہ ساتھ یہ بھی فرمایا کہ میرا تجربہ یہ ہے کہ لوگ کتب بہت کم خریدتے ہیں اس پر ملک صاحب نے کہا کہ میری کتاب تو ۲۰۰ کی تعداد میں فروخت بھی ہو چکی ہے۔ اس پر یعقوب علی عرفانیؓ خوش بھی ہوئے اور حیران بھی ہوئے۔ بہر حال یوں ملک صلاح الدین صاحب کے بابرکت کام کا آغاز ہوا۔

آپ کے اساتذہ کرام

آپ کی خوش بختی تھی کہ آپ نے بزرگ اساتذہ سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ ۱۹۴۰ء کے عشرہ میں جب آپ نے سیرت وسوانح صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کام کا آغاز کیا۔ آپ کو حضرت سیدنا مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اےؓ، حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ، حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحبؓ، حضرت مولانا شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ، حضرت شیخ محمود احمد عرفانی صاحبؓ، حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحبؓ، حضرت بھائی عبد الرحیم صاحب قادیانیؓ، حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانیؓ اور کئی دیگر بزرگ صحابہ رضوان اللہ علیہم کی پرشفقت رہنمائی حاصل رہی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق کہ جو شخص بنی نوع انسان کے لئے خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ہو کر کام کرتا ہے اور نفع رسانی میں پیش پیش رہتا ہے وہ ایک کروڑ انسان سے بھی بہتر ہے یقیناً مکرم ملک صلاح الدین صاحب مرحوم ان لوگوں میں شامل تھے جو کروڑہا انسانوں کے لئے نفع رسانی کا کام کر کے ہم سے جدا ہوئے۔

آپ کے علمی کارنامے

محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے نے ۱۹۴۰ء کے عشرہ میں سیرۃ وسوانح صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کام کا آغاز کیا۔ آپ کے ابتدائی مقالات ومضامین ریویو آف ریلیجنز اردو قادیان میں ۱۹۴۱ء سے لیکر ستمبر ۱۹۴۷ء تک شائع ہوتے رہے۔

۱۹۴۷ء کے ریویو آف ریلیجنز اردو قادیان میں حضرت مرزا ایوب بیگ صاحب اور آپ کے خاندان کے حالات، حضرت صوفی احمد جان صاحب لدھیانوی اور حضرت بھائی عبدالرحیم قادیانی کی سیرۃ وسوانح کی بابت پہلی بار بہت سے تشنہ گوشوں کو آپ نے ان مقالات ومضامین میں اجاگر کیا۔ علاوہ ازیں اس دور میں آپ کے بعض مقالے اخبار بدر قادیان اور اخبار الفضل قادیان میں بھی شائع ہوتے رہے۔

سیرۃ وسوانح اصحاب احمد کا کتابی صورت میں آغاز:

آپ کی باقاعدہ تصنیف 'اصحاب احمد' جلد اول دسمبر ۱۹۵۰ء میں منصۂ شہود پر آئی۔ جس میں آپ نے اس بات کا اظہار کیا کہ میری کئی قابل قدر اصحاب نے اس سلسلہ میں رہنمائی فرمائی۔ اور تاریخ احمدیت کے اعتبار سے بعض امور کی نشاندہی کی مثلاً یہ کہ ۱۹۰۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب باغ میں خیمہ زن ہوئے تھے۔ وہ کون سا مقام تھا۔ باغ میں فلاں فلاں بزرگ کہاں کہاں خیمہ زن ہوئے تھے۔ مدرسہ تعلیم الاسلام اور ریویو آف ریلیجنز کا دفتر کہاں واقع تھا۔ مولانا ابو الکلام آزاد کے بھائی ابو الاثر آہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کس جگہ ملاقات کی۔ ابتداء میں قادیان کی حد بندی کیا تھی وغیرہ وغیرہ۔ اس سلسلہ میں آپ کی جن بزرگان نے رہنمائی فرمائی ان میں حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب، حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادقؓ، حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ، حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ایم۔اےؓ، حضرت بھائی عبد الرحمٰن قادیانیؓ، حضرت بھائی عبد الرحیم صاحب قادیانیؓ، حضرت ڈاکٹر عطر الدین صاحبؓ، حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب جٹؓ، حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضوان اللہ علیہم کے اسماء شامل ہیں۔

اصحاب احمد جلد اول میں شامل اصحاب کرام

محترم ملک صلاح الدین صاحب نے پہلی جلد میں مندرجہ ذیل صحابہ کرام کے حالات زندگی شامل اشاعت کئے ہیں

۱۔ حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ولد حضرت مسیح موعود علیہ السلام

۲۔ اسی ضمن میں حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب اور حضرت مریم النساء بیگم صاحبہ المعروف ام طاہر کے مختصر حالات زندگی۔

۳۔ حضرت مولوی رحیم اللہ صاحب لاہوری (یکے از اصحاب ۳۱۳)

۴۔ حضرت میاں اللہ بخش صاحب امرتسری اور آپ کی اہلیہ محترمہ

۵۔ حضرت ملک مولا بخش صاحب اور آپ کی اہلیہ محترمہ

۶۔ حضرت منشی امام الدین صاحب پٹواری اور آپ کی اہلیہ محترمہ

۷۔ حضرت مرزا نیاز بیگ صاحب اور آپ کا خاندان

۸۔ حضرت مرزا ایوب بیگ صاحب

۹۔ حضرت مرزا رسول بیگ صاحب

۱۰۔ حضرت مرزا اکبر بیگ صاحب

۱۱۔ حضرت ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اور آپ کا خاندان

نیز ضمناً کئی احباب کرام کا تذکرہ بھی کتاب میں شامل ہے۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہوں: اصحاب احمد جلد اول طبع اول، طبع دوم، سوم، نیز چہارم شائع شدہ ۱۹۵۰ء، ۱۹۹۳ء، ۱۹۹۵ء، ۱۹۹۷ء)

آپ کی کتب کا اجمالی جائزہ

آپ نے تاریخ سلسلہ احمدیہ، سیرۃ وسوانح صحاب احمد، سیرۃ وسوانح صحابیات، سیرۃ وسوانح تابعین اصحاب احمد، سیرۃ سوانح علماء کرام اور جماعت احمدیہ کی چیدہ چیدہ شخصیات کے حالات زندگی محفوظ کرنے کے لئے کئی کتب کی سیریز شروع کیں اور اکثر سیریز کو مستقل بنیادوں پر چلانے میں آپ کو کامیابی حاصل ہوئی۔ مثلاً

۱۔ اصحاب احمد، ۲۔ تابعین احمد، ۳۔ اصحاب احمد ۳۱۳ ۴۔ رسالہ اصحاب احمد، ۵۔ مکتوبات احمد۔ ۶، مکتوبات صحاب احمد۔

۳۱۳/ اصحاب سے وہ مخلصین صحابہ کرام مراد ہیں جن کا ذکر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ضمیمہ انجام آتھم میں فرمایا ہے۔

(انجام آتھم. روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۲۸تا۳۲۵)

صحابیات احمد: اس ضمن میں آپ نے کئی مسودات تیار کئے تاہم باقاعدہ طور چند ایک کتب ہی شائع ہو سکیں۔ مثلاً کتاب سیرۃ حضرت امّ طاہرؓ شائع ہوئی۔ جس کے ۱۹۹۳ء تک تین ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ چوتھے ایڈیشن کی تیاری میں مصروف تھے مگر آپ کی زندگی نے وفا نہ کی۔

مبشرین احمد: اس سیریز میں علمائے کرام اور مربیان ومبلغین کرام کے حالات وواقعات اور سوانح پیش کرنا مقصود تھا۔ اس کی ایک جلد شائع ہوئی تاہم بعض مسودے تیار تھے لیکن زیور طبع سے آراستہ نہ ہو سکے۔

۱۹۵۵ء میں بزرگان کرام اور احباب جماعت اور آپ کے محسنوں نے آپ کو مشورہ دیا کہ چونکہ کتابیں شائع کرنا مشکل امر ہے اور مالی مسائل کے علاوہ طباعت واشاعت کی وجہ سے بھی تاخیر ہو جاتی ہے لہذا مناسب ہوگا کہ آپ ماہنامہ یا دو ماہی رسالہ 'اصحاب احمد' کا اجراء کریں اور جو مسودات ومواد تیار ہو آپ اسے شائع کرتے جاویں۔ چنانچہ ۱۹۵۵ء میں آپ نے دو ماہی رسالہ اصحاب احمد شروع کیا اور بعض صحابہ کرام کے حالات وواقعات، آپ کے مکتوبات اور بعض نایاب ونادر بیاض شائع کیں۔ تاہم بوجوہ یہ سلسلہ ۱۹۵۶ء تک جاری رہا اور بعد میں بند ہو

کیا۔اسی عرصہ میں جو دو ماہی، سہ ماہی، چار ماہی اور ششماہی شمارہ جات، آپ نے شائع کروائے ان رسائل کا ہر ایک شمارہ فی ذاتہ ایک کتاب سے کم نہیں ہے۔(تفصیل کے لئے ملاحظہ ہوں رسالہ اصحابہ احمد ۱۹۵۵ تا ۱۹۵۶ء کے شمارہ جات)

مکتوبات احمدؑ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سینکڑوں مکتوبات و خطوط موافقین اور مخالفین کے نام لکھے۔

مکتوبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک قسم تو وہ ہے جو حضور نے اپنے قلم مبارک سے تحریر کئے۔اور دوسری قسم کے وہ مکتوبات ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات و ہدایات کے مطابق قادیان سے تحریر کئے گئے۔حضرت حکیم الامت مولانا حکیم نور الدین صاحب بھیروی خلیفۃ المسیح الاوّلؓ، حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ، حضرت قاضی سید امیر حسین صاحبؓ، حضرت صاحبزادہ پیر افتخار الدین صاحبؓ اور حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحبؓ کے تحریر کردہ سینکڑوں ہزاروں خطوط برصغیر اور اکناف عالم میں روانہ کئے گئے۔(اس کی تفصیل اخبار الحکم قادیان اخبار البدر قادیان دور حضرت مسیح موعود ۱۸۹۷ء سے ۱۹۰۸ء) نیز سیرۃ و سوانح صحابہ کرام اصحاب احمد و دیگر کتاب سیرۃ صحابہ میں موجود ہے)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خطوط کی جمع و تدوین کا آغاز حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ نے کیا۔آپ نے چھ جلدیں شائع کیں اور بعض جلدوں کے دو یا تین حصے شائع کئے (کل ۱۰ کے قریب جلدیں بنتی ہیں) آپ کے تدوین کردہ سینکڑوں مکتوبات کا اکثر حصہ اخبار الحکم قادیان کے ۱۹۰۰ء سے لیکر ۱۹۴۳ء کے فائل میں شائع شدہ ہے اور بعض اہم مکتوبات اگرچہ الحکم میں شائع ہوتے تاہم باقاعدہ طور پر کتابی صورت میں شائع نہ ہو سکے۔

حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ نے بھی بیسیوں مکتوبات اخبار البدر قادیان میں شائع کر کے محفوظ فرمائے۔

(البدر قادیان ۱۹۰۲ تا ۱۹۲۶ء)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تشحیذ الاذہان کا اجراء مارچ ۱۹۰۶ء میں کیا۔اور آپ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض نایاب مکتوبات تشحیذ الاذہان قادیان میں ۱۹۰۶ء سے ۱۹۱۳ء تک فائل میں شائع کر کے ہمیشہ کے لئے محفوظ فرمائے۔فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

اسی طرح الفضل قادیان میں مکرم ملک فضل حسین صاحب اور کئی اور احباب نے بھی بیسیوں نایاب مکتوبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام، شائع کر کے محفوظ کئے۔اخبار الفضل قادیان ۱۹۳۸ء سے لیکر ۱۹۴۶ء کے شمارہ جات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مکتوبات جمع و تدوین کردہ مکرم مہاشہ فضل حسین صاحب شائع ہوئے۔

اسی طرح مؤرخ احمدیت مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے بھی کئی نادر نایاب مکتوبات تاریخ احمدیت میں محفوظ کئے۔

جب مکرم ملک صلاح الدین صاحب مرحوم نے اصحاب احمد کا سلسلہ شروع کیا تو سوانح کے ساتھ ساتھ بیسیوں مکتوبات بھی آپ نے محفوظ کئے۔اصحاب احمد میں متعدد مکتوبات معہ چربہ جات محفوظ ہیں۔تاہم نومبر ۱۹۵۴ء میں آپ نے مکتوبات احمدیہ جلد ہفتم حصہ اول شائع کی۔اس کتاب میں حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی اور بعض دیگر اصحاب احمد کے مکتوبات شامل ہیں۔اس جلد میں آپ نے ۱۸۹۲ء سے ۱۹۰۸ء تک کے اکاون مکتوبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام شائع کئے۔

اس کتاب کے پیش لفظ میں آپ تحریر کرتے ہیں کہ شروع سے اس خیال سے بے نیاز ہو کر تصنیف کا کام کر رہا ہوں کہ دوست خرید کر حوصلہ افزائی کرتے ہیں یا نہیں۔اصحاب احمد جلد دوم اور مکتوبات اصحاب احمد جلد اول قریباً نو ہزار روپیہ کے صرف کثیر سے خاکسار نے شائع کیا ہے لیکن پانچ چھ صد روپیہ سے زیادہ قیمت کی کتب فروخت نہیں ہوئیں۔خاکسار نے نہ صرف یہی کتاب تیار کی ہے بلکہ صحابیات جلد اول مکتوبات اصحاب احمد جلد دوم، اور اصحاب احمد جلد سوم اور بعض اور مفید کتب تیار ہیں۔جن کی قریب کے عرصہ میں ہی تکمیل ہو جائے گی۔''

(مکتوبات احمدیہ جلد ہفتم حصہ اول ص ۲ ، ۳ نومبر ۱۹۵۴ء)

یہ جلد قریباً ۲۰۰ صفحات معہ چربہ جات پر مشتمل ہے۔

دسمبر ۲۰۰۰ء اور جنوری ۲۰۰۱ء میں دوران انٹرویو محترم ملک صاحب نے خاکسار کو بتلایا کہ جب میں نے مکتوبات احمدیہ کا سلسلہ شروع کیا تو حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ عنہ نے از راہ شفقت خاکسار کو مکتوبات شائع کرنے کی نہ صرف بخوشی اجازت مرحمت فرمائی بلکہ حوصلہ افزائی اور رہنمائی بھی فرمائی۔چونکہ حضرت عرفانی الکبیر نے مکتوبات احمدیہ کی چھ جلدیں شائع کی تھیں اس لئے خاکسار نے اس جلد کا نام مکتوبات احمدؑ جلد ہفتم رکھا۔

مکتوبات اصحاب احمدؑ

مکتوبات اصحاب احمد کے نام سے آپ کی مرتبہ ایک جلد ۱۹۵۲ء میں شائع ہوئی اس جلد میں حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا، حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ، اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے کے مکتوبات شامل ہیں۔

تصاویر صحابہ کرام

مؤلف اصحاب احمد نے بزرگان سلسلہ کی سیرۃ و سوانح کے ساتھ ساتھ سینکڑوں صحابہ کرامؓ کی نایاب و نادر تصاویر بھی شائع کر کے ہمیشہ کے لئے محفوظ کیں۔ان میں بہت سے ایسی تصاویر ہیں جن کا ماخذ سوائے اصحاب احمد کے اور کوئی نہیں۔

بعض کتب کا اجمالی جائزہ

❁ ۔اصحاب احمد جلد دوم مشتمل بر حالات حضرت حجۃ اللہ نواب محمد علی خان صاحبؓ، پہلی بار اگست ۱۹۵۲ء میں ۶۸۲ صفحات پر مشتمل شائع ہوئی۔اس کا دوسرا ایڈیشن مع اضافہ جات چند سال قبل شائع ہوا ہے جو ۱۱۸ صفحات پر مشتمل ہے۔

❁ اصحاب احمد جلد سوم۔مشتمل بر حالات حضرت بابو فقیر علی صاحب، حضرت شیخ فضل احمد بٹالوی، حضرت منشی برکت علی خان صاحب شملوی اور اہل خانہ وغیرھم۔پہلا ایڈیشن ۱۹۵۷ میں جبکہ دوسرا دسمبر ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا۔

❁ ۔اصحاب احمد جلد چہارم مشتمل بر حالات و روایات حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلویؓ۔

پہلی بار ۱۹۵۷ء دوسری بار ۱۹۶۸ء تیسری بار ۱۹۹۰ء کے عشرہ میں شائع ہوئی جو کہ ۱۴۰ صفحات پر مشتمل ہے۔

❁ ۔اصحاب احمد جلد پنجم۔حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحبؓ کے حالات و واقعات پر مشتمل ہے

❁ ۔اصحاب احمد جلد ششم، قاضی فیملی کے حالات پر مشتمل ہے یعنی حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب اور آپ کی اہلیہ۔حضرت قاضی عبدالرحیم صاحب اور اہل خانہ اور حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب رضوان اللہ علیہم۔یہ جلد ۱۴۴ صفحات پر مشتمل ۱۹۵۹ء میں شائع ہوئی۔

❁ ۔اصحاب احمد جلد ہفتم سیرت سوانح حضرت ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب جالندھری و افراد خانہ، حضرت مولوی عبد اللہ صاحب بوتالویؓ اور حضرت چوہدری برکت علی خان صاحبؓ گڑھ شنکری کے حالات و واقعات پر مشتمل ہے۔۱۹۵۹ء میں شائع ہوئی۔

❁ ۔اصحاب احمد جلد ہشتم یہ جلد بھی بعض صحابہ کرام کے سوانح حیات پر مشتمل ہے۔

❁ ۸۔اصحاب احمد جلد نہم جو حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانیؓ کے تفصیلی سوانح حیات پر مشتمل ہے۔اس کے متعدد ایڈیشن شائع ہوئے۔پہلا ۱۹۶۱ء دوسرا ۱۹۹۲ء جبکہ تیسرا ۱۹۹۹ء میں لاہور سے شائع ہوا۔قریباً ۵۵۰ صفحات پر مشتمل ہے۔

❁ ۔اصحاب احمد جلد دہم۔پہلی بار ۱۹۶۱ء میں ۲۷۰ صفحات پر مشتمل شائع ہوئی اس میں ۸۰ سے زائد صحابہ کے حالات زندگی شامل ہیں۔

❁ ۔اصحاب احمد جلد یاز دہم جو خاندان حضرت چوہدری محمد نصر اللہ خان صاحبؓ والد ماجد حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ کے حالات و واقعات پر مشتمل ہے۔یہ جلد دسمبر ۱۹۶۲ء میں شائع ہوئی جو کہ ۴۰۸ صفحات پر مشتمل ہے۔

❁ اصحاب احمد جلد ۱۲ جو حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحبؓ مالیر کوٹلوی کی سیرت سوانح پر مشتمل ہے پہلی بار مئی ۱۹۶۵ء میں شائع ہوئی۔

❁ ۔اصحاب احمد جلد سیز دہم جو ضلع گورداسپور کے حالات پر مشتمل ہے اس میں ۶۴ صحابہ کے سوانح شامل ہیں۔۳۱۶ صفحات پر مشتمل یہ جلد دسمبر ۱۹۶۷ء میں شائع ہوئی۔

❁ ۔اصحاب احمد جلد چہاردہم۔مشتمل بر حالات زندگی حضرت مولانا حسن علی صاحب بھاگلپوری سابق مسلم واعظ پہلی بار جنوری ۱۹۷۱ء میں شائع ہوئی جو کہ ۱۶۲ صفحات پر مشتمل ہے۔

❁ ۔اصحاب احمد جلد ۱۵۔اس جلد میں حضرت منشی حبیب الرحمٰن صاحب حاجی پورہ (کپورتھلہ) کی سوانح حیات شامل ہیں نیز کپورتھلہ کے بعض اور صحابہ کا اجمالی تذکرہ شامل ہے۔

یہ جلد دسمبر ۱۹۸۵ء میں شائع ہوئی جو کہ ۳۱۲ صفحات پر مشتمل ہے۔

❁ ۔سفر یورپ ۱۹۲۴ء حصہ اول سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ عنہ کے سفر یورپ پر مشتمل ہے جو دو حصوں میں شائع ہوا۔سفر یورپ کے حالات اس سے قبل رسالہ اصحاب احمد میں ۱۹۵۵ء کے شمارہ جات میں شائع ہوئے۔سفر یورپ حصہ دوم کا مسودہ تیار تھا تاہم شائع نہ ہو سکا۔

معزز قارئین یہ نمونۃً آپ کی مطبوعہ کتب کی اجمالی جھلک ہے جس میں بلاشبہ ۵۰۰ سے زائد اصحاب کے تفصیلی یا اجمالی حالات شامل ہیں ۱۹۶۷ء میں محترم ملک صلاح الدین صاحب نے اصحاب احمد کی بابت لکھا۔

"قریباً ساڑھے تین صد صحابہ کرام کے مفصل سوانح پیش کر چکا ہوں"

(اصحاب احمد جلد ۱۲ حاشیہ)

۱۹۶۷ء کے بعد قریباً چالیس سال آپ زندہ رہے۔یقیناً سینکڑوں کے حالات زندگی محفوظ کرنے کی آپ کو سعادت عظمیٰ حاصل ہوئی۔

بعض غیر مطبوعہ
مسوّدات و مقالہ جات

نوٹ: یہ وہ مسودات ہیں جن کا ذکر مؤلف اصحاب احمد نے اپنی کتب میں کیا ہے۔

(۱) صحابہ صوبہ بہار (۲) صحابہ ۳۱۳ منتخب۔

(اصحاب احمد جلد ۱۲ ص ۲)

(۳) صحابہ کرام اضلاع ہوشیار پور و جالندھر۔

(۴) حضرت منشی عبدالعزیز صاحب اوجلوی

(۵) سیکھوانی برادران حضرت میاں امام الدین سیکھوانی حضرت میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی اور حضرت میاں جمال الدین صاحب سیکھوانی۔

(اصحاب احمد جلد ۱۲ پیش لفظ)

(۶) حضرت مولوی عبدالمغنی خان صاحب پسر حضرت مولانا برہان الدین جہلمی صاحب رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

(رسالہ اصحاب احمد جلد نمبر ۳ تا ۴ صفحہ ۵)

❁ آپ تحریر کرتے ہیں:

''سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء پر خاکسار کی تصانیف کا ذکر کر کے احباب جماعت کو بتاکید تلقین فرمائی کہ اپنی اولاد کو صحابہ کرام کے حالات پڑھوائیں

مطلب یہ کہ تا نئی پود ان کی نیک سیرت سے متاثر ہو کر ان کی صحیح جانشین بن سکے۔اس سلسلہ میں ذیل کے احباب کے سوانح زیر تالیف ہیں ان کے متعلق دوست جو مزید مواد مہیا فرمائیں گے اسے بشکریہ درج کیا جائے (گا)۔"

ذیل کے حضرات کے مسودات زیر تکمیل ہیں:

(۷) حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ
(۸) حضرت مولوی برہان الدین صاحبؓ
(۹) حضرت سید قاضی امیر حسین صاحبؓ
(۱۰) حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ اور ان کے خاندان کے دیگر صحابہ
(۱۱) حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحبؓ فاضل
(۱۲) حضرت سید مختار احمد صاحبؓ شاہجہان پوری
(۱۳) حضرت مولوی غلام نبی صاحب مصری۔
(۱۴) حضرت خلیفہ نورالدین صاحبؓ
(۱۵) حضرت ملک نورالدین صاحبؓ
(۱۶) حضرت چوہدری اللہ بخش صاحب مالک اللہ بخش صاحب سٹیم پریس قادیان
(۱۷) ایک جلد بابت صحابہ قادیان
(۱۸) ایک جلد بابت صحابہ مشرقی افریقہ

(اصحاب احمد جلد ۳ بار دوم ص ۲)

(۱۹) حضرت میاں خان محمد صاحب کپورتھلوی
(۲۰) حضرت قاضی غلام حسنین صاحبؓ
(۲۱) حضرت حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ۔

(اصحاب احمد جلد چہارم پیش لفظ)

(۲۲) صحابیات احمد جلد اول جو حضرت ام المؤمنین کے حالات پر مشتمل تھی شائع نہ ہو سکی۔

(تابعین احمد جلد نہم صفحہ ۹)

(۲۳) سوانح حضرت مولوی عبد اللہ سنوری صاحبؓ
(۲۴) سوانح حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ۔
(۲۵) سوانح حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب
(۲۶) سوانح حضرت مولوی قدرت اللہ سنوری
(۲۷) سوانح حضرت حکیم فضل الرحمن صاحب مبلغ افریقہ
(۲۸) سوانح صحابہ اڑیسہ
(۲۹) تاریخ احمدیت حیدرآباد دکن
(۳۰) حضرت مولوی عبداللہ صاحب مالاباری
(۳۱) سوانح حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب ہلالپوری
(۳۲) حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب
(۳۳) سوانح حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ
(۳۴) سوانح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

(تابعین احمد جلد نہم ص ۱۲)

قارئین کرام راقم الحروف نے نمونۃً بعض غیر مطبوعہ مسودات کا ذکر کیا ہے۔اس کے علاوہ بھی غیر مطبوعہ مواد موجود ہے۔

تابعین اصحاب احمدؑ

سیرۃ وسوانح کا یہ سلسلہ آپ نے ۱۹۶۱ء میں شروع کیا۔پہلی جلد دسمبر ۱۹۶۱ء میں شائع ہوئی جو ۹۴ صفحات پر مشتمل تھی۔اس جلد میں آپ نے محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ، چوہدری فتح دین صاحب، قاضی تونگر علی صاحب، قاضی شاد بخت صاحب، ملک بشارت احمد شاہد صاحب، حضرت مولوی عبد الرحمن صاحب جٹ، شیخ عبدالقادر صاحب سوداگر مل، الحاج علامہ محمد المغربی اور دمشق کے بعض دیگر احباب کرام کے حالات زندگی پیش فرمائے۔

تابعین اصحاب احمد کی دس سے زائد جلدوں میں آپ نے حضرت مولانا نذیر احمد علیؓ حضرت مرزا عبدالحق صاحب، حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب، حضرت مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ (سلمہ اللہ تعالیٰ)، حضرت مولوی مصلح الدین صاحب راجیکی، مکرم ڈاکٹر محمد رمضان صاحب، محترم میاں محمد صدیق صاحب بانی اور بیسیوں اور احباب کرام کے حالات زندگی شائع کئے۔

تابعین اصحاب احمد کے بعض ایڈیشن آپ نے متعدد بار شائع کئے مثلاً تابعین اصحاب احمد جلد سوم جو حضرت سیدہ مریم النساء بیگم صاحب المعروف ام طاہر احمد کے حالات زندگی پر مشتمل ہے اس کے ۱۹۹۳ء تک تین ایڈیشن شائع ہو چکے تھے اور چوتھے ایڈیشن کی تیاری آپ گذشتہ چند سال سے کر رہے تھے تاہم اس کتاب کا چوتھا ایڈیشن شائع نہ ہو سکا۔

اس کتاب میں حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار صاحب والد ماجد حضرت ام طاہر احمد اور آپ کی اولاد کے حالات شامل ہیں۔

محترم ملک صاحب کے کارہائے زندگی کا یقیناً ایک مضمون میں کیا بلکہ ایک کتاب میں احاطہ نہیں کیا جاسکتا وہ اپنی ذات میں ایک انجمن تھے۔قادیان میں درویش کی حالت میں آپ نے زندگی گزاری اور آپ کو خود درویش قادیان ہونے کا شرف حاصل تھا۔

آپ کی تالیف وتصنیف کے لئے جو خدمات ہیں وہ ایک کتاب کی متقاضی ہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے پرائیویٹ سیکریٹری ہونے کے ساتھ ساتھ مدرسہ احمدیہ قادیان، نظارت بہشتی مقبرہ، نظارت تعلیم وتصنیف، نظارت دعوۃ وتبلیغ، نظارت امور عامہ، نظامت وقف جدید، اور کئی کلیدی عہدوں پر آپ کو مسلسل سالہا سال خدمات سلسلہ کی توفیق حاصل ہوئی۔

جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر آپ کو تقاریر کرنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔

آپ میں یہ خوبی نمایاں تھی کہ اپنے علوم و معارف سے فراخ دلی اور خندہ پیشانی سے دوسروں کو آگاہ کرتے تھے۔آپ نے اپنی تالیف وتصنیف کے دوران نماز تہجد شاذ ہی کسی دن چھوڑی اور اپنی ابتدائی کتب دارالمسیح قادیان میں قیام کے دوران تالیف کیں۔

اس وقت جبکہ خاکسار یہ سطور لکھ رہا ہے تو آپ کے تالیف وتصنیف ڈیسک کا نقشہ یوں کھینچا جا سکتا ہے کہ ایک چارپائی پر کمبل اوڑھے ایک سفید ریش دبلے پتلے اور طویل القامت وجیہ صورت بزرگ تشریف فرما ہیں اور چارپائی سینکڑوں کاغذات سے بھری پڑی ہے۔ساتھ بخار اور انتڑیوں کی تکالیف بھی ہیں تاہم یہ فرشتہ سیرت عالم حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر کی سیرۃ وسوانح لکھ رہے ہیں۔(معلوم نہیں کہ یہ کتاب شائع ہوئی یا نہیں)۔

راقم کی آپ سے یہ آخری ملاقات تھی۔

۹۲ سال کی عمر میں آپ فروری ۲۰۰۳ء میں ہم سے جدا ہو گئے اور ایک یادگار عہد حوالہ بخدا ہوا۔تاہم یہ حقیقت ہے کہ جس طرح کہ اخبار الحکم قادیان کے بغیر تاریخ احمدیت کو مکمل نہیں کیا جا سکتا اسی طرح جو شخص بھی صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر سیرت وسوانح کے لئے قلم اٹھائے گا اسے یقیناً محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے کا خوشہ چین اور مرہون منت ہونا پڑے گا۔کیونکہ آپ نے بیسیوں ایسی نایاب کتب شائع کی ہیں جو یقیناً سلسلہ احمدیہ کے لئے ابتدائی ماٰخذ کا مرتبہ رکھتی ہیں۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

بقیہ صفحہ (5)

☆ بعض دفعہ انتظامات میں کمی رہ جانے کی وجہ سے آپ پریشان بھی ہوں گے۔ایسی پریشانی کیلئے آپ کو تیار رہنا چاہئے۔یہ صرف حاجیوں کی تعداد کی وجہ سے ہوتا ہے انتظامیہ کو Criticise کرنا مناسب نہیں۔

☆ جدہ سے مکہ عام سفر ڈیڑھ گھنٹہ اور حج کے دنوں میں ۶ گھنٹے لگتے ہیں۔

☆۔ مکہ سے منیٰ تک کا سفر عام طور پر ایک گھنٹہ میں طے ہو جاتا ہے لیکن حج کے دنوں میں ۴ تا ۶ گھنٹے لگتے ہیں۔

☆ منیٰ سے عرفات تک کا سفر ایک گھنٹہ کا ہے مگر حج کے دنوں میں یہ سفر ۳ گھنٹے میں طے کیا جاتا ہے۔

☆ حج کے دنوں میں کسٹم کی کلیرنس جدہ ائر پورٹ پر تقریباً ۵ گھنٹے میں ہوتی ہے۔آپ کو صبر سے انتظار کرنا ہوگا۔

☆ سعودی آفیسرز کا جو کام کرنے کا طریق ہے۔دوسرے ممالک کے مقابلہ میں کچھ Relaxed ہے۔اس لئے اگر آپ کے کسی کام کو مکمل کرنے میں وہ زیادہ وقت لیتے ہیں۔تو یہ ان کے معاشرے کی روایات ہیں۔آپ یہ نہ خیال کریں کہ وہ آپ کو جان بوجھ کر دیر کر رہے ہیں۔ایسا ہرگز نہیں ہے۔آپ کو صبر و تحمل اور خندہ پیشانی کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔

☆ آپ کو حج کے دوران بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔آپ کو گھبرانا نہیں چاہئے۔اور انتظامیہ پر نکتہ چینی نہیں کرنی چاہئے۔ہمیں ان کا شکریہ ادا کرنا چاہئے کہ وہ ہمارے پاک نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس مقامات کی حفاظت کر رہے ہیں۔

☆ چلتے پھرتے آپ کو سورہ فاتحہ اور درود شریف کا خاموشی سے ورد کرتے رہنا چاہئے۔اسی طرح حج کے ایام میں کم از کم ایک مرتبہ قرآن شریف کا دور ضرور مکمل کریں۔

☆ حج کے موقعہ پر قربانی کے بعد جب آپ نے اگر سر منڈوانے کا فیصلہ کیا ہے تو حجام بے دردی سے آپ کی تھوڑے ہی وقت میں حجامت کر کے آپ کو فارغ کر دے گا۔کیونکہ یہ دن ان کے کمانے کا دن ہوتا ہے۔اس لئے حجام نے اگر اچھی طرح حجامت نہیں بنائی تو بحث نہ کریں۔

☆ نماز کے دوران دوکانیں بند کر دی جاتی ہیں۔لیکن سارے دوکاندار نمازیں ادا نہیں کرتے دوکانوں کے آگے بیٹھے رہتے ہیں اور جیسے ہی امام نے سلام پھیرا ادھر انہوں نے دوکان کا شٹر کھول لیا۔زیادہ تر لوگ ننگے سر نماز ادا کرتے ہیں۔

☆ گلیوں اور سڑکوں پر کتے بالکل نظر نہیں آتے بلیاں البتہ کبھی نظر آجاتی ہیں۔

☆ پرندوں میں کبوتر اور چڑیا اور چیل دیکھنے میں آئیں۔

☆ حج ایک دفعہ ہی فرض ہے۔رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حج ایک دفعہ ہی فرمایا تھا۔

آپ کو ان میں سے چھ پوائنٹ کو ضرور یاد رکھنا چاہئے اور وہ یہ ہیں۔

۱۔ Aspirine اور Parachitamole یا ہومیو دوائیں کھانسی کی دوائی اور اپنی دوسری ادویات کافی مقدار میں ساتھ رکھ لیں۔وہاں بہت مہنگی ملتی ہیں۔

۲۔ مکہ پہنچنے پر جو انتظامیہ آپ کی کلائی پر ٹیگ لگائے اس کو ہرگز نہ اتاریں۔

۳۔ مکہ پہنچتے ہی اپنی رہائش گاہ کا پتہ اور ٹیلیفون نوٹ کر لیں۔

۴۔ طواف اور سعی کرنے سے قبل ایک جگہ کا تعین کرلیں۔جہاں آپ کو گم ہونے کی صورت میں اکٹھے ہونا ہے۔

۵۔ منیٰ میں اپنے خیمہ اور گلی کا نمبر اچھی طرح یاد کرلیں۔

۶۔ کسی سے بحث نہ کریں اور نہ ہی انتظامیہ پر تنقید کریں۔صبر کا مظاہرہ کریں۔زیادہ تر دعاؤں میں مشغول رہیں۔

اخبار بدر میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں!

ہفت روزہ الجمیعۃ کے جواب میں

مخالفین احمدیت ہر دو جہاں میں ذلیل و رسوا

(مکرم مولانا محمد حمید کوثر، ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد برائے تعلیم القرآن ووقف عارضی)

☆۔حضرت مرزا طاہر احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات پر معاندین احمدیت اُمید لگائے بیٹھے تھے کہ اب خلافت خامسہ کے انتخاب پر جماعت احمدیہ انتشار کا شکار ہو جائے گی۔ اور تماشہ دیکھنے کا موقعہ ملے گا۔ مگر اس موقعہ پر بھی مخالفین احمدیت کو ذلت ورسوائی کا منہ دیکھنا پڑا۔

ہر میدان میں ذلت ،رسوائی، ناکامی اور بدنامی کے بعد اب انہوں نے اخبارات میں انتہائی سوقیانہ گھٹیا اور صحافتی معیار سے گرے ہوئے اعتراضات شروع کئے ہیں۔ مثال کے طور پر ہفت روزہ الجمیعۃ نئی دہلی 20 تا 26 جون 2003 کے آخری صفحہ پر ایک رپورٹ لندن میں جہنم رسید کے زیر عنوان شائع ہوئی ہے حیرت اس بات پر ہوئی الجمیعۃ جیسے ہفت روزہ نے اسے بڑے اہتمام سے شائع کیا ہے۔ اگرچہ یہ رپورٹ ساری کی ساری جھوٹ کذب بیانی حقائق سے غلط نتائج نکالنے پر مبنی ہے۔اور اس قابل نہیں کہ اس کا جواب لکھا جائے لیکن اس خیال سے کہ مبادا کچھ قارئین اس سے کوئی غلط نتیجہ اخذ نہ کرلیں انتہائی اختصار کے ساتھ جواب تحریر ہے۔

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کے چوتھے خلیفہ و جانشین تھے آپ 19 اپریل 2003 کو لندن میں تقریباً 75 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ آپ اپنی وفات کے بارے میں افراد جماعت کو تقریباً تین سال پہلے ہی اشارہ دے چکے تھے جب سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ جیسے انسان 63 سال کی عمر میں وفات پاکر مدینہ میں دفن ہوگئے تو اور کون اس دنیا میں باقی رہ سکتا ہے بہر حال آپ کی وفات کے بعد انتہائی پرامن انتخاب کے ذریعہ الٰہی تقدیر نے حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کو بحیثیت پانچویں خلیفہ کے مسند خلافت پر متمکن فرمایا۔ کیا محرر رپورٹ کی کوتاہ نظروں کو وہ مناظر نظر نہ آئے جبکہ ہزاروں افراد جماعت احمدیہ مسجد لندن کے باہر سڑکوں پر مسلسل تین گھنٹے انتہائی صبر و خاموشی سے خلافت خامسہ کے ظہور کا انتظار کرتے رہے۔ آج کے دور میں کس مسلم جماعت میں انتخاب خلافت تو ایک طرف رہا معمولی لیڈر کا انتخاب بھی اس طرح پر امن و پر سکون طور پر عمل میں آتا ہے اگر کوئی نظیر ہے تو پیش کریں؟ جماعت احمدیہ میں 27 مئی 1908 سے خلافت کا نظام قائم ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے قیامت تک قائم رہے گا۔ واضح رہے کہ ہمارا ایمان ہے اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے خلیفہ بناتا ہے انتخاب تو صرف ایک ذریعہ ہے یہاں کوئی دھونس اور دھاندلی نہیں ہوتی ہاں دیگر مسلمان جماعتوں میں معمولی سے انتخاب میں دھونس اور دھاندلی ہمیشہ کا معمول ہے۔ شاید محرر اپنے جیسا سب کو سمجھ رہے ہوں۔

1980 کے دہاکے میں پاکستانی علماء نے حضرت مرزا طاہر احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ پر یہ جھوٹا اور بے بنیاد الزام لگایا کہ آپ نے جماعت کے شدید مخالف مولوی اسلم قریشی کو قتل کروایا ہے۔ اس معاملہ نے اتنا طول پکڑا کہ ساری حکومت پاکستان آپ کے خلاف کارروائی کے لئے متحرک ہوگئی۔ ایک پاکستانی مولوی نے تو یہ اعلان کردیا اگر مرزا طاہر احمد (صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ) قاتل ثابت نہ ہوں تو وہ اپنے آپ کو پھانسی کیلئے پیش کردے گا۔ مورخہ 10 جون 1988 کو مرزا طاہر احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے مباہلہ کا چیلنج دیا۔ اُس کے چند دن بعد اسلم قریشی زندہ سلامت کسی دوسرے ملک سے پاکستان واپس آگیا۔ اور سارے مخالف مولویوں کے منہ ذلت و رسوائی سے سیاہ ہوگئے۔ سچے اور جھوٹے کو دنیا نے پہچان لیا۔ اور یہی مباہلہ کا مقصد ہوتا ہے۔

جہاں تک ضیاء الحق سابق صدر پاکستان کا سوال ہے وہ اُس وقت جماعت احمدیہ پر ظلم کرنے میں پیش پیش تھے۔ محرر رپورٹ کا یہ لکھنا کہ ضیاء الحق نے اس مباہلہ کو قبول نہ کیا قارئین کو دھوکہ دینے کی ناکام کوشش ہے۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے انہیں مباہلے کا چیلنج بھجوایا گیا تھا۔ ملاحظہ ہو روزنامہ ملت لندن 27 اگست 1988 اسی طرح پاکستانی اخبارات اس مباہلے کی خبریں شائع کررہے تھے انہوں نے جواباً کبھی یہ بیان نہیں دیا کہ میں اس مباہلہ میں شامل نہیں۔ اور اسی مباہلے کی وجہ سے مورخہ 17 اگست 1988 کو ہلاک ہو کر سیدنا مرزا طاہر احمد صاحب کی طرف سے پیش کردہ مباہلہ کی سچائی کا نشان بن گئے۔ اور دنیا نے دیکھ لیا عرصہ مباہلہ میں سچا زندہ رہا۔ جھوٹا اور ظالم اپنے کیفر کردار کو پہنچ گیا۔

یاد رہے مباہلہ کا عرصہ ایک سال ہوتا ہے مباہلے کا چیلنج حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 10 جون 1988 کو دیا تھا۔ اس عرصہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ نے ہر میدان میں بے انتہاء ترقی کی۔ صد سالہ جوبلی منانے کا موقعہ ملا۔

جہاں تک مغربی افریقہ کے ملک گیمبیا کا ذکر ہے ٹھیک ہے ایک وقت میں وہاں جماعت احمدیہ کی مخالفت ہوئی۔ جماعت کب کہتی ہے کہ اُس کی مخالفت نہیں ہوتی ہے۔ ہوتی ہے مگر اس کے باوجود آخری نتیجہ جماعت احمدیہ کی فتح کا ہی نکلتا ہے اور نکلے گا۔ درمیانی عرصہ امتحان و ابتلاء چاہے کتنا ہی طویل کیوں نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ یہ اعلان کر کہ میں تو محض تمہاری طرح ایک بشر ہوں۔ اور بشر جب عائلی زندگی گزارتا ہے تو وہ بیمار بھی ہوتا ہے۔ اُس کی بیوی اور بچے بیمار ہوتے ہیں۔ یہ کہاں لکھا ہے کہ خلیفہ یا اس کی بیوی بیمار یا فوت نہ ہوں گے۔ کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیمار نہیں ہوئے آپ تو اپنی بیماری کے ایام میں مسجد بھی تشریف نہ لے جا سکتے تھے۔ کیا حضرت ابراہیم ایوب علیہما السلام کی بیماری کا ذکر قرآن مجید میں موجود نہیں؟ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کی زندگی میں ہی وفات نہیں پاگئیں تھیں اگر مرزا طاہر احمد صاحب کی اہلیہ وفات پاگئیں تو کون سی حیرت کی بات ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نماز میں بھول گئے۔ اگر مرزا طاہر احمد صاحب بھول گئے تو کون سی تعجب کی بات ہے۔

جہاں تک حضور نے اپنی بیٹی طوبیٰ کی طلاق کا ذکر 10 جولائی 1998 میں کیا۔ اور محرر رپورٹ کا یہ لکھنا کہ مرزا طاہر احمد صاحب (رحمہ اللہ تعالیٰ) کو گھریلو پریشانیاں لاحق تھیں۔ حدیث کی کتابوں میں ذکر ہے کہ ایک دفعہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے پاس روتی ہوئی آئیں کہ حضرت علیؓ نے ابو جہل کی لڑکی سے شادی کا ارادہ کیا ہے آپ نے اس وقت کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا اُس میں فرمایا فاطمہ میرا ایک ٹکڑا ہے اگر اسے تکلیف ہوتی تو مجھے بھی ہوتی۔

اگر آنحضرت ﷺ نے بیٹی کی پریشانی کا ذکر خطبہ میں کیا تو محرر رپورٹ کے نزدیک قابل قبول ہے۔ اور اگر مرزا طاہر احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے کیا تو قابل اعتراض ہے؟

حضرت بانی جماعت احمدیہ (علیہ السلام) کا ایک الہام ہے ”بعد گیارہ ان شاء اللہ“ تاریخ احمدیت شاہد ہے کہ یہ الہام پورا ہو چکا ہے لیکن حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے اپنی ہجرت کے گیارہ سال پورے ہونے پر یہ امکان ظاہر فرمایا کہ شاید اب میں اپنے وطن جاسکوں بخاری کی حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے رؤیا میں دیکھا کہ میں مکہ سے ایک ایسے علاقہ کی طرف ہجرت کرگیا ہوں جس میں بکثرت کھجوروں کے درخت ہیں آنحضرت ﷺ کے خیال میں اس کی تعبیر یہ آئی کہ یہ حجر کا علاقہ ہے لیکن بعد کے واقعات سے معلوم ہوا کہ اس سے مراد یثرب (مدینہ منورہ) تھا۔ ثابت ہوا آنحضرت کے خیال کے مطابق رؤیا پوری نہ ہوئی بلکہ کسی اور شکل میں پوری ہوئی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام بھی پہلے پورا ہو چکا ہے۔ اور آئندہ بھی ہوتا رہے گا۔

رہا سوال حضرت مرزا طاہر احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی تدفین کا تو واضح رہے کہ ابھی آپ کو امانتاً دفن کیا گیا ہے انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی وصیت کے مطابق جلد یا بدیر آپ کی تدفین عمل میں آئے گی۔ انشاء اللہ۔

حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کو الٰہی تقدیر نے پانچواں خلیفہ بنایا ہے قرآن مجید سے ثابت ہے کہ خلیفہ اللہ بناتا ہے اور بعد کی تائیدات الٰہیہ یہ ثابت کر دیتی ہیں کہ حقیقتاً وہ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے قائم کردہ خلیفہ ہے محرر رپورٹ اور دوسرے مخالفین احمدیت کے سینوں میں جو آگ لگی ہوئی ہے کہ نا مساعد حالات کے باوجود جماعت احمدیہ کو بے انتہاء کامیابیاں حاصل ہو رہی ہیں اور انہیں صرف ذلتیں ناکامیاں اور رسوائیاں ہی حاصل ہو رہی ہیں۔ اور انشاء اللہ خلافت خامسہ کا دور بھی جماعت کے مزید استحکام اور جماعت کی ترقی کا موجب ہوگا۔ اور انتشار کا خواب دیکھنے والے ملاں یہ حسرت لئے جہان فانی سے گزر جائیں گے۔

❁ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم❁

اَطِعْ اَبَاكَ

❁اپنے باپ کی اطاعت کر❁

طالب دعا یکے از جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

❁Auto Traders❁

16 بینٹنگ لین کلکتہ 700001

دکان: 248-5222'248-1652'243-0794

رہائش: 237-0471'237-8468

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات پر اظہار تعزیت

اور خلافت خامسہ کے قیام پر اظہار تہنیت اور اقرار عہد وفا

منجانب جماعت احمدیہ صوبہ کشمیر

تمام انسانوں کے خیر خواہ جماعت احمدیہ عالمگیر کے دردمند خصوصاً کشمیر کے احمدیوں کے رفیق و شفیق محبوب آقا خلیفۃ المسیح الرابع ۔ مرزا طاہر احمد رحمہ اللہ تعالیٰ جنکی عمر عزیز کا ہر لمحہ خدمت اسلام واحمدیت کیلئے تادم آخر وقف رہا کی غیر متوقع رحلت ہم سب کیلئے ایک ناقابل برداشت صدمہ ہے۔

اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں اُن کے درجات بلند فرما کر اُن کو اپنے آقا و محبوب ﷺ کے قرب خاص میں جگہ عطا فرمائے۔

ہم اس موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خاندان اقدس علیہ السلام کے جملہ افراد بزرگان سلسلہ جماعت احمدیہ عالمگیر کی خدمت میں دلی تعزیت کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے رحم و کرم سے جماعت احمدیہ عالمگیر کو حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کو خلیفۃ المسیح الخامس کے دست مبارک پر جمع فرمایا ہے۔ الحمد للہ۔

مولا کریم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت و سلامتی والی کامیاب و کامران عمر دراز عطا کرے کے اشاعت اسلام واحمدیت کے عظیم ترقیات کے کاموں کو پورا کرنے کی توفیق بخش کر ہر آن حامی و ناصر ہو۔ اور احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کو ان کے مبارک ارشادات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے ۔ آمین۔

صوبہ بھر کی جماعتوں میں تعزیتی و تہنیتی اجلاسات ہوئے۔ غلبہ اسلام اور امن و عافیت کیلئے دُعائیں ہوتی رہیں۔ نماز جنازہ غائب ادا کر کے خلافت سے وابستگی کا اقرار کیا گیا۔ ناصر آباد میں صوبائی سطح پر ایک اجلاس بلایا گیا جس میں ایک ہزار کے قریب جماعتوں کے عہدیداروں کارکنان اور احباب جماعت نے شرکت کی اس اجلاس میں باتفاق رائے تعزیتی و تہنیتی قرارداد پاس کی گئی اور ایک زبان ہو کر خلافت سے وابستگی اور پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ہمیشہ عہد وفا پر قائم رہنے کا اقرار کیا گیا۔ تمام احباب نے ہر جگہ حضور انور کے ساتھ الفاظ بیعت دہرائے۔ خدا رحمان و رحیم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ہر آن حامی و ناصر ہو۔

(اراکین جماعت احمدیہ صوبہ کشمیر)

جماعت احمدیہ و تعلیم الاسلام احمدیہ انسٹی چیوٹ

یاری پورہ اننت ناگ (اسلام آباد) کشمیر

جماعت احمدیہ و خدام الاحمدیہ و لجنہ اماء اللہ رشی نگر (کشمیر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی رحلت پر عالمگیر جماعت احمدیہ اور خصوصاً خاندان اقدس سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے افراد پر اچانک ایک غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔

غم کی ان گھڑیوں میں ہماری مقامی جماعت کے تمام افراد (مرد و زن بچے بچیاں) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور خاندان اقدس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام افراد سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دُعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کو اپنی رحمتوں میں جنت کے اعلیٰ مقامات عطا فرمائے۔ اور نئی خلافت کو جماعت احمدیہ عالمگیر کیلئے خصوصاً اور ساری دُنیا کیلئے عموماً باعث برکت امن اور سلامتی بنا کر رُوح القدس کی تائیدات سے نوازے۔

ہم صدق دلی سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے معروف ارشادات پر عمل پیرا ہونے کے عہد و وفا پر ہمیشہ قائم رہیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

تمام افراد جماعت احمدیہ یاری پورہ و رشی نگر کشمیر

جماعت احمدیہ وارنگل زون

مورخہ 19 اپریل 2003ء کی شام ۶ بجے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی اچانک وفات کی اطلاع ملی جس سے تمام جماعتوں میں غم و افسوس کی حالت طاری ہو گئی۔ نو مبائعین بہت ہی توجہ کے ساتھ ایم ٹی اے کی نشریات کو دن رات دیکھتے رہے۔ اور عاجزی وانکساری کے ساتھ دعائیں کرتے رہے۔ مورخہ 23.4.03 کی صبح چار بجکر دس منٹ پر جیسے ہی سیکرٹری مجلس انتخاب خلافت کمیٹی نے اعلان فرمایا کہ صاحبزادہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح منتخب ہوئے ہیں تو نو مبائعین کے دل اور چہرے خوشی سے جھوم اٹھے سب نے خلافت کے استحکام کا نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ 23.4.03 کو شام تقریباً دس ہزار افراد اجتماعی بیعت میں شامل ہونے کیلئے آئے۔

اس کے بعد M.T.A لائیو پروگرام کے تحت تقریباً دس ہزار افراد نے سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجتماعی بیعت میں شرکت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اور تمام نو مبائعین نے نماز جنازہ غائب ادا کی۔ نیز پانچویں خلیفہ کے انتخاب پر خلافت سے وابستگی کا عہد کیا۔

(حافظ سید رسول نیاز مبلغ سلسلہ)

جماعت احمدیہ صوبہ کرناٹک و بنگلور

23.4.03 کو علی الصبح ہندوستانی وقت کے مطابق 4.10 بجے ایم ٹی اے کے ذریعہ پیغام مسرت سن کر ہمارے سر اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو گئے اور دل حمد باری تعالیٰ سے رطب اللسان ہو گئے جب اللہ تعالیٰ کے اذن سے حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ خلیفہ منتخب کیا گیا۔ ہمارا اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل یقین ہے اور ہم نے جماعت احمدیہ کی سابقہ تاریخ کا مشاہدہ کیا ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت نے خلافت احمدیہ سے جس جانثاری اور وفا کا تعلق اُستوار کیا ہے اُس کی مثال دنیا کے پردے میں نہیں ملتی۔ انشاء اللہ یہ تعلق رہتی دنیا تک قائم رہے گا۔ ہم اپنے آقا کو منصب خلافت پر متمکن ہونے پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتے ہیں اور یقین دلاتے ہیں کہ یا سیدی ہم خلافت کے دامن سے ہمیشہ چمٹے رہیں گے۔ اور آپ جو بھی معروف حکم فرمائیں گے اُس کی بجا آوری کیلئے انشاء اللہ خون کا آخری قطرہ بھی بہانے کیلئے تیار رہیں گے۔

ہمارے دل جہاں حضور کے خلافت پر متمکن ہونے کی وجہ سے خوشی سے حمد و ثنا کے ترانے گا رہے ہیں وہاں پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی جدائی کی وجہ سے بے حد مغموم ہیں۔ اور ہم دُعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام رحمہ اللہ تعالیٰ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ جماعت احمدیہ بنگلور اور صوبہ کرناٹک کے جملہ احمدی دل کی گہرائیوں سے اظہار تعزیت کرتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کی کامل وفاداری اور کامل اطاعت کے ساتھ دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہمیشہ اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ حضور کے ادنیٰ خادم

اراکین جماعت احمدیہ بنگلور و جماعتہائے احمدیہ کرناٹک

منجانب جماعت احمدیہ و لجنہ اماء اللہ یادگیر کرناٹک

جماعت احمدیہ یادگیر (کرناٹک) سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کی وفات پر جملہ افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔ حضور کی وفات دنیائے احمدیت کیلئے المناک حادثہ ہے آپ کی عظیم الشان قیادت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ عالمگیر نہ صرف ابتلاؤں سے سرخرو نکلی بلکہ الٰہی تائید و نصرت کے کھلے کھلے نشانوں کا مشاہدہ کیا۔ اور حضور نے جو قرآنی معارف اور علمی اور قلمی میراث چھوڑی ہے انشاء اللہ العزیز جماعت احمدیہ عالمگیر کے لئے مستقبل میں مشعل راہ ہوگی۔

حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خلافت کے مقام پر فائز ہونے کی مبارکباد دیتی ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کے بابرکت وجود سے ہماری خوف کی حالت کو امن میں تبدیل کر دیا۔ ہم جماعت احمدیہ یادگیر کے افراد یہ عہد کرتے ہیں کہ اپنے دلوں سے معصیت اور گناہ کے داغ مٹا دیں گے اور تقویٰ کے چراغ روشن کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اور اے آنے والے ہم تجھ سے عہد کرتے ہیں کہ ہم قیام شریعت کی کوششوں میں جو اللہ کے فضل کے سوا کامیاب نہیں ہو سکتیں دعائیں کر کے تیری مدد کریں گے اور ہم جملہ احباب جماعت احمدیہ یادگیر اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ انشاء اللہ خلافت احمدیہ سے ہمیشہ وابستہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلافت احمدیہ سے ہمیشہ وفا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(افراد جماعت احمدیہ یادگیر)

جماعت احمدیہ گلبرگہ

جماعت احمدیہ گلبرگہ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات پر نہایت غم و افسوس کا اظہار کرتی ہے۔ ہم یہ عہد کرتے ہیں کہ اے جانے والے ہم تیری نیک تمناؤں کو انشاء اللہ مکمل کریں گے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کے خلیفۃ المسیح الخامس (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کے خلافت کے منصب پر فائز ہونے پر ہم دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

جس سے ہے ناطہ بیعت اس سے
عشق کرتے ہیں وفا کرتے ہیں

ہم افراد جماعت احمدیہ گلبرگہ یہ عہد کرتے ہیں کہ خلیفۂ وقت کے ہر معروف حکم کی تعمیل کریں گے۔ اپنی مالی جانی قربانی پیش کرنے میں آگے رہیں گے۔ انشاء اللہ۔

اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت و سلامتی والی درازی عمر عطا کرے۔ مقاصد عالیہ میں فائز المرام عطا فرمائے۔ ہر لحہ اپنی تائیدات خاص سے نوازے۔ آمین۔ جملہ احباب جماعت گلبرگہ کرناٹک (انڈیا) خلیفۂ وقت حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس کے ہاتھ پر تجدید بیعت کرنے کا اقرار کرتے ہیں۔

(افراد جماعت احمدیہ گلبرگہ)

جماعت احمدیہ و جملہ ذیلی تنظیمات عثمان آباد

ہم تمام احباب جماعت احمدیہ عثمان آباد مع جملہ مجالس حضور کی وفات پر انتہائی غم و افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔ حضور انورؒ نے منصب خلافت پر متمکن ہونے سے پہلے بھی سلسلہ کے اعلیٰ عہدوں پر رہتے ہوئے مختلف کاموں میں بیش بہا خدمات انجام دیں تھیں۔

اور منصب خلافت پر منتخب ہونے کے بعد آپ کا 21 سالہ دور جماعت کی بے انتہا ترقیوں کا آئینہ دار ہے۔

آپ نے جماعت کو مخالفت کے طوفانوں سے بڑی اولوالعزمی کے ساتھ پار لگایا اور جماعت کو کامیابی کی راہ پر گامزن کیا۔ آپ کا دور خلافت اس لحاظ سے بھی نہایت اہم تھا کہ آپ کا دور حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے ٹھیک سو سال بعد واقع ہوا وہ تمام پیشگوئیاں جو سو سال پہلے حضرت مسیح موعودؑ کے زمانے میں پوری ہو چکی تھیں وہ دوبارہ آپ کے دور میں بڑی شان کے ساتھ پوری ہوئیں۔

تبلیغ اسلام واحمدیت کو دُنیا میں پھیلانے کا اہم کام آپ کی زندگی کا اہم و عظیم مقصد تھا آپ نے اپنی زندگی کے ہر لمحے کو اسی کارِخیر میں صرف فرمایا۔ مساجد کی تعمیر بھی آپ کا عظیم کارنامہ ہے۔ آپؒ نے جرمنی ویورپ کے ممالک میں ۱۰۰ مساجد بنانے کا ٹارگیٹ دیا اور اس طرح متعدد مساجد آپ ہی کی راہ نمائی میں تعمیر ہوئیں جن میں مسجد عثمان آباد بھی ہے۔

آپؒ قرآن مجید سے بے انتہا محبت رکھتے تھے۔ نیز آپ کو قرآن کریم کا بہترین فہم اللہ تعالیٰ نے عطا کیا تھا۔ جس کی آئینہ دار آپ کا درس القرآن اور تعلیم القرآن کلاسز ہیں آپؒ نے قرآن مجید کا اچھوتا اردو ترجمہ پیش کیا جو اپنی مثال آپ ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کو غریق رحمت فرمائے اور اعلیٰ علّیین میں اعلیٰ مقام قرب عطا فرمائے۔ آمین۔

(اراکین جماعت احمدیہ عثمان آباد)

جماعت احمدیہ بھونیشور (اڑیسہ)

جماعت احمدیہ بھونیشور سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے اندوہناک وصال پر اظہار حزن والم کرتی ہے۔ آپ کی وفات ہمارے لئے عظیم صدمہ ہے ہم تمام افراد جماعت احمدیہ بھونیشور آپ کے خاندان سے اظہار تعزیت کرتے ہیں۔ مولا کریم ہمارے پیارے آقا کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین۔

اسی طرح مولا کریم نے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھایا اور ہمارے زخمی دلوں پر مرہم لگایا۔

خدائی وعدے ایک بار پھر اپنی پوری شان کے ساتھ ظہور پذیر ہوئے۔ الحمد للہ اور خلافت خامسہ کے مظہر حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر تمام ممبران جماعت مرد وزن نے بذریعہ M.T.A عالمی بیعت میں شامل ہو کر خلافت احمدیہ سے وابستہ رہنے کا اپنا عہد دہرایا۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں خلافت سے وابستہ رکھے اور حضور کی ہر آن تائید و نصرت فرمائے۔

(اراکین جماعت احمدیہ بھونیشور)

منجانب جماعت احمدیہ شاہجہانپور وادے پور کٹیا (یوپی)

جماعت احمدیہ شاہجہانپور اور اودے پور کٹیا نے حضور کی وفات پر ہنگامی اجلاس منعقد کیا اور ایم ٹی اے کے چینل کا خصوصی اہتمام کیا۔ جماعت احمدیہ شاہ جہانپور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام افراد اور جماعت احمدیہ عالمگیر سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اس صدمہ کو برداشت کرنے کی قوت عطا فرمائے۔ اور سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور رحمتوں کے سایہ میں رکھے۔ اور ہمیں ہمیشہ خلافت سے وابستہ رکھے آمین۔

(اراکین جماعت احمدیہ شاہجہانپور، اُودے پور کٹیا۔ یوپی)

منجانب ممبرات لجنہ اماء اللہ وناصرات الاحمدیہ صوبہ بنگال و آسام

۱۹ اپریل کا دن جماعت احمدیہ عالمگیر کیلئے بہت ہی صدمہ کا دن تھا۔ اس دن ہر دلعزیز ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اچانک حرکت قلب بند ہونے سے اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔

آپ نے جماعت کی عورتوں اور آنے والی نسلوں کی صحیح تربیت کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام لجنات کو براہ راست اپنی نگرانی میں لے لیا۔ پھر تو ایسے بہترین نتائج جماعت کے سامنے آئے اور اس قدر ترقی اس دور میں ہم سب نے دیکھی کہ ان ترقیات اور احسانات کو یاد کر کے آج لجنہ کی ہر ممبر کا سر فخر سے خدا کے حضور جھک جاتا ہے۔ جہاں ہمارے دل اپنے آقا کی جدائی میں بیقرار اور بے چین ہیں وہیں شکر سے لبریز بھی ہیں۔

ایک پیارا چل دیا　　　　تو ایک پیارا مل گیا

آج ہم تمام ممبرات لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ صوبہ بنگال و آسام اپنے موجودہ امام حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور تمام افراد خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ اس عظیم صدمہ میں برابر کی شریک ہیں۔ اور آپ کے ہاتھ پر تجدید بیعت کر کے اسبات کا عہد کرتی ہیں۔ کہ انشاء اللہ تعالیٰ اپنے پیارے آقا کی ہر آواز پر لبیک کہیں گی اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔

ممبرات لجنہ اماء اللہ وناصرات الاحمدیہ صوبہ بنگال و آسام

مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات کے صدمہ سے ہر احمدی پر سکتہ طاری ہو گیا ہر دل غم سے چور تھا اور ہر آنکھ اشکبار مگر حضرت مسیح موعود علیہ اسلام کی یہ نصیحت ڈھارس بندھا رہی تھی کہ !

بلانے والا ہے سب سے پیارا　　　　اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

ذکر الٰہی انابت الی اللہ کے ساتھ ہر شخص دوسرے کو حوصلہ دینے کی کوشش کر رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس ناگہانی صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق دے۔

جماعت احمدیہ عالمگیر کی شیرازہ بندی اور ہمہ جہتی ترقی کیلئے آپکی کامیاب قیادت نے ایک ایسا تاریخ ساز رول ادا کیا ہے کہ خلافت رابعہ کے دور میں تائیدات سماویہ اور نصرت الٰہی کا ایک سیلاب امڑتا ہوا نظر آتا ہے۔

آپ نے ۱۹۹۱ء میں صد سالہ جلسہ سالانہ قادیان کے تاریخی موقع پر تشریف لا کر اہل ہندوستان کی روحوں کو بھی ٹھنڈا کیا۔ آپ نے اپنے دور خلافت میں متعدد مغربی اور افریقی ممالک کے علاوہ ایک مسلم ملک انڈونیشیا کا بھی تاریخ ساز دورہ فرمایا۔ دکھی انسانیت کی خدمت کیلئے آپ ہمیشہ کمربستہ رہتے۔ ہندوستان اور افریقی ممالک کی آپ نے بروقت امداد کے سامان مہیا فرمائے اور انہی اغراض کی تکمیل کیلئے لنڈن اور جرمنی میں آپ نے Humanity First کے نام سے خدمت خلق کا ایک ادارہ قائم فرمادیا ہے جس کے ذریعہ ہر ملک کی مصیبت کے ایام میں ان کی راحت کے سامان کئے جاتے ہیں۔ ہم اپنے پیارے امام کی روح کو مخاطب کر کے عرض کرتے ہیں کہ اے جانے والے تو تو اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا گیا لیکن ہم تیری نیک یادوں کو ہمیشہ زندہ رکھیں گے۔ اور اگر اس دنیا میں تیری روح تیرے نیک عزائم کی تکمیل سے تسکین نہیں پا سکی تو ہم ان کی تکمیل کر کے اس دنیا میں تیری تسکین کا سامان مہیا کریں گے۔ انشاء اللہ۔

اللہ تعالیٰ آپکو اپنے جوار قرب و رحمت میں جگہ دے۔ اعلیٰ علیین میں آپ کے درجات بلند کرتا چلا جائے پسماندگانِ خاندان اور جماعت احمدیہ کے افراد کو صبر جمیل عطا کر کے آپ ہی کے نقوش قدم پر چلنے اور ہمیشہ دامن خلافت سے وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق خلافت خامسہ کا قیام فرما کر جماعت کے خوف کو امن سے تبدیل کر کے اپنی رحمت و تسکین سے غمزدہ دلوں کو اطمینان بخشا ہے اور دشمنوں کی جھوٹی خوشیوں کو پامال کرتے ہوئے جماعت احمدیہ عالمگیر کو پھر ایک ہاتھ پر جمع کر دیا ہے۔ فالحمدلله علی ذالک

ہم جملہ ممبران مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ قادیان تمام اراکین مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کی نمائندگی میں آپ کی بیعت اطاعت کا جوا اپنی گردنوں پر رکھتے ہوئے نہایت ادب کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم اپنے دلوں سے معصیت اور گناہوں کی آلودگی کو صاف کرنے کی اور نیکی اور تقویٰ کی راہوں پر چلنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے اور دربار خلافت سے صادر ہونے والے تمام احکامات کی بجا آوری کیلئے خلوص دل اور انتھک محنت اور کامل اطاعت اور وفاؤں کے ساتھ آخری دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ و بالله التوفيق۔

اللہ تعالیٰ کے حضور ہماری عاجزانہ دعا ہے کہ وہ ہر آن اور ہر لمحہ روح القدس سے حضور انور کی تائید فرمائے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کے تعلق سے جو بشارتیں دی ہیں وہ سب آپ کی ذات بابرکت میں پوری ہوں۔ اللهم ايد امامنا بروح القدس وبارک لنا في عمره وامره. نیز حضور انور کی خدمت اقدس میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور انور کی کامل اطاعت و وفاداری کے ساتھ مقبول خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق عطا فرماتا رہے اور ہم ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہیں۔ اللہ تعالیٰ خلافت خامسہ کے اس دور کو بھی نہایت کامیاب اور فائز المرام بنائے تا غلبہ اسلام ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں اور وہ تمام وعدے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ سے فرمائے ہیں حضور اقدس کے عہد جلیلہ میں پورے ہوں۔ آمین یا ارحم الراحمين۔ ممبران مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ قادیان

PRIME AUTO PARTS
House of Genuine Spares
Ambassador & Maruti
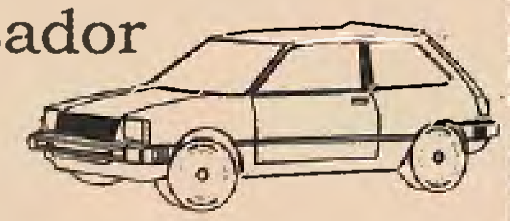
P, 48 PRINCEP STREET
CALCULTTA - 700072 ●2370509

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی　　اسد محمود بانی
کلکتہ
BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES ★ BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072
SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

لجنہ اماء اللہ آندھرا پردیش

لجنہ اماء اللہ آندھرا پردیش کا ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا جس میں ہمارے پیارے خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع کی اچانک وفات پر ایک قرار داد پاس کی گئی۔ تمام شہری اور صوبائی لجنات آندھرا پردیش حضور کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتی ہیں۔

آپ اسلام اور احمدیت کی ترقی کیلئے دن رات کوشاں رہتے۔ آپ کی جاری کردہ تمام تحریکات آپ کے بعد بھی آنے والی نسلوں کیلئے افادیت سے بھرپور جاری و ساری رہیں گی۔ دنیائے احمدیت پر آپ کا 21 سالہ دور خلافت روشن اور تابناک چاند ستاروں کی طرح جگمگاتا رہے گا۔ قلم میں طاقت نہیں کہ آپ کی خوبیاں اوصاف اور کارہائے نمایاں کا احاطہ کر سکے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے آپ کے درجات بلند سے بلند تر فرمائے۔ خاندان نبوت اور ساری جماعت کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ہم سب خوشی اور غم کے ملے جلے عجیب و غریب جذبات و احساسات سے گذر رہے ہیں خوشی اس بات کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ جیسی عظیم شخصیت کو خلیفہ منتخب فرما کر ہم سب کے حزن و ملال اور خوف کی حالت کو امن و سلامتی میں بدل دیا۔ ہم لجنات اماء اللہ آندھرا پردیش آپ کے مسند خلافت پر متمکن ہونے پر نہایت خوش دلی کے ساتھ آپ کا استقبال کرتی ہیں اور آپ کی خدمت عالیہ میں مبارک باد پیش کرتی ہیں۔ اور عہد کرتے ہیں کہ آپ کی تمام معروف ہدایتوں احکامات اور نصائح پر دل و جان سے عمل پیرا رہیں گی۔۔ ہماری دلی دعائیں اور نیک تمنائیں آپ کے ساتھ ہیں کہ اللہ پاک آپ کو صحت و تندرستی والی عمر دراز عطا فرمائے۔ آپ کے مقاصد عالیہ میں فائز المرامی بخشے۔ آمین۔ (لجنات اماء اللہ آندھرا پردیش)

احمدی پروفیسر کو رُوس کا بین الاقوامی اعزاز

احباب جماعت کو یہ جانکر بڑی خوشی ہوگی کہ آئی آئی ٹی روڑکی میں شعبہ روسی کے ادب کے سینئر پروفیسر ڈاکٹر صابر الدین صدیقی صاحب صدر جماعت احمدیہ روڑکی کو روس کے بین الاقوامی اعزاز ''پشکن میڈل'' سے نوازے جانیکا اعلان ہوا ہے۔ الحمد للہ۔ یہ اعزاز روس کا سب سے بڑا اعزاز ہے جو روس سے باہر روسی زبان و ادب کی غیر معمولی خدمات کیلئے عالمی شہرت کی حامل شخصیتوں کو دیا جاتا ہے پشکن میڈل دیئے جانیکا اعلان ماسکو میں منعقد ایک بین الاقوامی تقریب میں کیا گیا۔ ڈاکٹر صابر الدین صاحب کے علاوہ جواہر لعل نہرو یونیورسٹی نئی دلی کے پروفیسر جناب کے پی ایس ادنی کو بھی اس اعزاز سے نوازا گیا ہے۔

عالمی شہرت کے حامل اس اعزاز کا اعلان دلی دوردرشن نے اپنی خبروں کے درمیان میں کیا اور کئی قومی اخباروں نے اس خبر کو نمایاں رنگ میں شائع کیا۔ مغربی ہندوستان کے کثیر الاشاعت اخبار ''دینک جاگرن''۔ امر اُجالا (ہندی) اور ہندوستان ٹائمز (انگریزی) میں موصوف کے تفصیلی انٹرویو فوٹو کے ساتھ شائع ہوئے لاکھوں قارئین کے ذریعہ پڑھے گئے۔

عالمی اعزاز کا اعلان ہوتے ہی ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں مبارک باد کا تانتا لگا ہوا ہے۔

محترم پروفیسر صابر الدین صدیقی صاحب ضلع میرٹھ کے انچولی قصبہ کے ایک مسلم احمدی خاندان کے چشم و چراغ ہیں آپ کے والد مرحوم جناب قمر الدین صدیقی صاحب ایک مخلص و فدائی احمدی تھے اور محترمہ والدہ صاحبہ نہایت متقی پرہیزگار اور غریبوں کی خدمت کرنیوالی نیک خاتون تھی آپ کے چار بھائی پاکستان میں مقیم ہیں۔

میرٹھ یونیورسٹی سے بی اے کرنے کے بعد آپ نے جواہر لعل نہرو یونیورسٹی نئی دلی سے روسی زبان میں بی اے اور ایم اے کیا اس کے بعد آپ حکومت ہند کی جانب سے پی ایچ ڈی کرنے کیلئے سال 1974 میں ماسکو چلے گئے اور سال 1980 میں روسی زبان میں پی ایچ ڈی کرنے کے بعد ہندوستان تشریف لائے۔ 1981 میں آپ نے روڑکی یونیورسٹی میں لیکچرار کے عہدہ سے اپنی خدمات کا آغاز کیا آپ جلد جلد ترقیوں کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے پروفیسر اور شعبہ صدر Deptt of Humanities & Social Science کے اعلیٰ عہدہ تک پہونچے آپ کو روس بھجوا کر اعلیٰ تعلیم دلوانے میں موصوف کے بڑے بھائی مرحوم جناب شجاع الدین صدیقی صاحب کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ اس سے پہلے بھی موصوف سوویت لینڈ نہرو ایوارڈ اور اردو اکیڈمی یوپی کے ایوارڈ سے نوازے جا چکے ہیں۔ آپ کو روس کے متعدد ادیب و شاعروں کی نظموں اور کتب کا اردو میں ترجمہ کرنے کا فخر حاصل ہے۔

1985 میں ڈاکٹر صاحب حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے حکم پر لندن تشریف لے گئے جہاں آپ کو حضور کی ہدایت پر قرآن شریف کے روسی ترجمے اور اس پر نظر ثانی کی توفیق ملی۔ یہ موصوف کی بہت عظیم خدمت اسلام ہے۔ قرآن شریف کے اس روسی ترجمہ کو روس اور دوسری آزاد روسی ریاستوں میں بہت مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔ گذشتہ بارہ سالوں سے محترم پروفیسر

جو اک دن ہماری دعاؤں کے بدلے گھٹا چھا ہی جائے تو پھر کیا کروگے

مکرم منصور احمد منصور کنری ضلع میرپور خاص سندھ (پاکستان) نے دوران قید و بند عمر کوٹ جیل میں یہ نظم کہی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے کلام کے تعلق سے فرمایا کہ ''سارا کلام ہی منصوریت کے جذبات میں گوندا ہوا ہے۔ اسیری نے نکھار پیدا کیا ہے حقیقتوں پر مشتمل ہے۔ ماشاء اللہ بہت دردناک کلام ہے''

رضائے الٰہی پہ گردن جھکائے جو ہم مسکرائے تو پھر کیا کروگے
سرِدار بھی گر اناالحق کے نعرے جو ہم نے لگائے تو پھر کیا کروگے
یہ مانا جلیں گے نشیمن ہمارے چمن پھونک دو گے اجاڑو گے گلشن
مگر اس طرح بھی تعصب کے مارو نہ ہم باز آئے تو پھر کیا کروگے
تشدد کرو تم ہمیں گالیاں دو ہمیں برہنہ کر کے دنیا ہنساؤ
گھٹے اس طرح بھی نہ اے کم نصیبو جو عظمت کے سائے تو پھر کیا کروگے
کہاں تک کڑی دھوپ سر پہ رہے گی کہاں تک ہمارے بدن داغ ہوں گے
جو اک دن ہماری دعاؤں کے بدلے گھٹا چھا ہی جائے تو پھر کیا کروگے
اذاں بند کروگے زباں بند کروگے مگر دل کی دھڑکن کہاں بند کروگے
کوئی بند آنکھوں میں اپنے پیاروں کو پہلو میں پائے تو پھر کیا کروگے
سوئے دار منصورؔ ہنس ہنس کے چلنا روایت ہماری حکایت ہماری
تم اپنی سناؤ جو قدرت کسی دن تمہیں آزمائے تو پھر کیا کروگے

قادیان دارالامان میں وقف نو کا تربیتی اجلاس

۲۵ر اگست ۰۳ کو مسجد اقصیٰ میں واقفین نو قادیان کا تربیتی اجلاس زیر صدارت محترم مولانا محمد نسیم خان صاحب نیشنل سیکرٹری وقف نو بھارت منعقد ہوا عزیز ناصر الدین حامد کی تلاوت اور عزیزم عمران منور باجوہ کی نظم خوانی کے بعد محترم مولانا سی شمس الدین صاحب محترم مولانا محمد یوسف انور صاحب مدرسین جامعہ احمدیہ و سیکرٹری وقف نو قادیان نے خطاب کیا آخر میں محترم صدر صاحب نے والدین اور وقف نو بچوں اور بچیوں کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ جملہ واقفین اور واقفات کو شیرینی تقسیم کی گئی۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے۔ (عاشق حسین سیکرٹری تربیت وقف نو قادیان)

تقریب نکاح ورخصتانہ

خاکسار کی بیٹی عزیزہ طاہرہ پروین کی شادی عزیزم راشد احمد خان صاحب چوہدری ابن مکرم انور احمد خان صاحب چوہدری مرحوم ساکن عظیم پور ڈھاکہ بنگلہ دیش سے ہوئی مورخہ 23.8.03 بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد نے نکاح پڑھایا۔ بعدہ بارات خاکسار کے مکان پر آئی جہاں بچی کی رخصتی عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ اعانت بدر 100 روپے۔ (عبدالرحمن نسیم قادیان)

صاحب کی رہائش گاہ پر ہی نماز جمعہ اور عیدین کی نمازیں پڑھی جاتی ہیں۔ بعد نماز سب دوستوں کی ضیافت کی جاتی ہے نیز مرکزی نمائندگان کی بھی آپ خدمت کرتے ہیں۔ اتنے بڑے عالم بلند پایہ شاعر و ادیب ہونے کے باوجود آپکی شخصیت میں خاکساری اور انسانیت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ آپ ضرورتمند اور کمزور لوگوں کی وقتاً فوقتاً امداد بھی کرتے رہتے ہیں۔

ملک کی یونیورسٹیوں میں لیکچر دینے اور مقالہ پڑھنے کیلئے مدعو کیا جاتا ہے۔ پشکن میڈل آپ کو دلی میں ماہ نومبر 2003 میں منعقدہ ایک پروقار تقریب میں ہند میں روسی سفیر کے ہاتھوں دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز آپ کو عالمگیر جماعت احمدیہ کو مبارک کرے۔ اور مستقبل میں مزید انعامات سے نوازے آمین۔ (حافظ حنیف احمد سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ روڑکی۔ اترانچل)

اِنَّمَا یَعۡمُرُ مَسٰجِدَاللّٰہِ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ (التوبہ:۱۸)

کینیا کے مشرقی صوبہ کمبانی میں کیہوٹی کے مقام پر مسجد احمدیہ کا شاندار افتتاح

(محمد افضل ظفر ۔ مبلغ سلسلہ)

''کمبانی'' کینیا کے ایک مشرقی صوبہ کا نام ہے کیونکہ یہاں ''اکامبا'' قبیلہ کے لوگ بکثرت آباد ہیں۔ تین سال قبل اس علاقہ میں کوئی بھی احمدیت کے نام سے واقف نہ تھا۔گزشتہ تین سالوں میں جماعت کواس علاقہ میں کام کرنے کی توفیق ملی اوراب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس علاقہ میں ۱۲ سے زائد جماعتیں قائم ہو چکی ہیں اور چار معلمین مصروف خدمت ہیں۔ علاوہ ازیں جماعت کو اس علاقہ میں اب تک تین پختہ مساجد بنانے کی توفیق بھی ملی ہے اور پانچ مقامات پر کرایہ کے مکانوں میں نماز سنٹر قائم کئے گئے ہیں۔اس علاقہ میں سب سے پہلے (Kathani) نامی قصبہ (جوکہ ڈویژنل ہیڈکوارٹر ہے) میں جماعت کو برلب سڑک ایک خوبصورت مسجد اور چھوٹا سا مشن ہاؤس تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔ پھراس سے تقریباً دس کلومیٹر دور'' ککومبا'' نامی گاؤں میں ایک پختہ مسجد تعمیر کی گئی اوراب Kathani قصبہ سے مشرقی جانب صرف چار کلومیٹر دور ''کیہوٹی'' گاؤں میں جماعت کو ایک خوبصورت مسجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی ہے جس کا افتتاح ۳۰ر مارچ ۲۰۰۳ء بروز اتوار مکرم مولانا وسیم احمد صاحب چیمہ امیر و مبلغ انچارج کینیا نے کیا۔

کیہوٹی اور کاریانی دونوں مچاکوس ہیڈکوارٹر سے چالیس میل کے فاصلہ پر ایک خوبصورت اور پُرفضا وادی میں نہایت خوبصورت آبادیاں ہیں۔ یہاں کے لوگ سوفیصد عیسائی تھے مگر اب بفضل خدا جماعت احمدیہ کواس علاقہ میں فروغ حاصل ہورہا ہے اور لوگ آہستہ آہستہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام سے متعارف ہوکر حلقہ بگوش اسلام ہورہے ہیں۔ امید ہے مستقبل قریب میں یہاں کی اکثریت حلقہ بگوش اسلام ہوجائے گی۔انشاءاللہ۔

۳۰ر مارچ کوموسم صبح سے ابر آلود تھا اور گزشتہ رات کی طوفانی بارش کی وجہ سے کیچڑ بھی بہت زیادہ تھا۔ وقفہ وقفہ سے بارش ہورہی تھی مگراس کے باوجود گیارہ بجے تک کیہوٹی کی نوتعمیر شدہ مسجد کے احاطہ میں ۲۰۰ کے قریب افراد جمع ہوچکے تھے جن میں زیادہ تر مقامی باشندے تھے۔آہستہ آہستہ تعداد بڑھنے لگی۔ آس پاس کی جماعتوں سے احمدی احباب بھی پہنچنے شروع ہوگئے جن میں سے اکثریت دور دور سے پیدل چل کر آرہی تھی۔ دریں اثناء شدید بارش شروع ہوگئی تاہم مہمانوں کی آمد کا سلسلہ جاری رہا۔ تقریباً ساڑھے بارہ بجے مکرم امیر صاحب مع قافلہ نیروبی سے کیہوٹی پہنچے۔احباب اور معززین علاقہ نے آپ کا پرتپاک استقبال کیا۔

کارروائی کا آغاز ایک بجے بعد نماز ظہر تلاوت کلام پاک سے شروع ہوا جو مکرم مولوی محمد صاحب معلم موَلا جماعت نے کی۔ بعدہٗ مکرم امیر صاحب نے احسن رنگ میں اسلامی معاشرہ میں مسجد کا کردار اور اس کی تعمیر کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مساجد اور دیگر عبادتگاہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے بنائی جاتی ہیں اس لئے وہ امن اور بھائی چارے اور اتفاق واتحاد کو فروغ دینے اور لوگوں کو علم کے نور سے منور کرنے میں ممد ثابت ہوتی ہیں۔ اس لئے ہم نے اللہ کے گھر کو آباد رکھنا ہے اور اس کی صفائی وستھرائی کا خیال رکھنا ہے۔آپ نے مزید فرمایا کہ اسلام دیگر مذاہب کی عبادتگاہوں کو بھی عزت واحترام عطا کرتا ہے۔آپ نے مسجد کی تعمیر میں مقامی جماعت کے تعاون کا بھی شکریہ ادا کیا۔

اس کے بعد خاکسار نے بطور ریجنل مبلغ، مکرم امیر صاحب اوران کے ساتھ تشریف لانے والے احباب اور مقامی احباب کا شکریہ ادا کیا جو اس تقریب میں شامل ہوئے۔

اس مسجد کی تعمیر دو مخلص احمدی معماروں نے کی ہے جو آپس میں سگے بھائی ہیں اور نیروبی شہر کی نواحی جماعت کیرانی سے تعلق رکھتے ہیں۔انہوں نے ایک ماہ کے مختصر عرصہ میں عام اندازے سے کم خرچ پر یہ مسجد تعمیر کی ہے۔ آج کل یہ مابیرا میں ایک اور مسجد بنارہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں برکت دے اور مقبول خدمات کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔

مسجد کے ساتھ دو کمرے بھی ہیں جہاں نرسری سکول کھولنے کا ارادہ ہے ۔اس علاقہ میں بولی جانے والی زبان Kikamba میں قرآن کریم کا ترجمہ بھی شائع ہوگیا ہے۔ انشاء اللہ یہ ترجمہ لاکھوں افراد کی ہدایت ورہنمائی کا موجب بنے گا۔

قارئین سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ اس علاقہ میں دن دونی رات چوگنی ترقی دے اور یہ سارا علاقہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے نور سے منور ہو جائے۔ آمین

.......☆.......☆.......

کایاریجن (برکینافاسو) میں خدام الاحمدیہ کے دوسرے سالانہ اجتماع کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ: ظفر اقبال ساھی ۔مبلغ سلسلہ برکینافاسو)

کایاریجن (برکینافاسو) میں خدام الاحمدیہ کا ریجنل اجتماع ۲۶ر اور ۲۷ر اکتوبر ۲۰۰۲ء کو منعقد ہوا۔ اجتماع کی تیاری تقریباً ڈیڑھ ماہ قبل شروع کردی گئی تھی جس کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ یہ اجتماع کایاریجن میں منعقد ہو۔

مقام اجتماع اور اجتماع کی طرف آنے والے راستوں کو خوبصورتی سے سجایا گیا۔

افتتاحی تقریب کے لئے مکرم سواڈوگو عیسیٰ صاحب صدر جماعت احمدیہ کایا شہر کو مدعو کیا گیا۔ جب وہ پنڈال میں تشریف لائے تو فضا نعرہ ہائے تکبیر، اسلام زندہ باد، احمدیت زندہ باد، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے گونج اٹھی۔

افتتاحی تقریب ٹھیک چار بجے شام شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن پاک مکرم عبدالحیٔ ودارگو نے کی۔ اس کے بعد مکرم نعیم احمد سواڈوگو، ریجنل قائد خدام الاحمدیہ نے خدام کا عہد دہرایا۔ اس کے بعد مکرم صدر صاحب نے خدام سے خطاب کیا۔

افتتاحی تقریب کے بعد نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھی گئیں۔

دوسرا اجلاس سیکرٹری سپورٹس مجلس خدام الاحمدیہ برکینافاسو مکرم مجیبو کوناٹے صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم ریجنل قائد صاحب نے ''احمدیت کی ترقی میں خدام کا کردار'' کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد دوسری تقریر مکرم دابو عبدالمجید صاحب نے ''احمدیت یعنی حقیقی اسلام'' کے موضوع پر کی اور اس کے بعد مجلس سوال وجواب ہوئی جو صبح ایک بجے تک جاری رہی۔ شہر کی ایک اہم شخصیت بھی اس مجلس میں شامل تھی۔ایک کیپٹن جوکہ عیسائی تھے وہ بھی اس مجلس میں شامل ہوئے اب خدا کے فضل سے مسلمان ہیں۔

دوسرے روز کا آغاز نماز تہجد سے ہوا جس کے بعد خلافت کی اہمیت کے موضوع پر درس دیا۔

ناشتہ کے بعد ورزشی مقابلہ جات ہوئے

تیسرے اور اختتامی اجلاس کی صدارت مکرم امیر صاحب برکینافاسو نے کی۔ تلاوت اور عہد کے بعد ریجنل قائد صاحب نے رپورٹ پیش کی جس کے بعد مقابلوں میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

مکرم امیر صاحب نے اپنے خطاب میں خدام کو احمدیت قبول کرنے کے بعد آنے والی مشکلات اور معاشرہ میں ایک احمدی کا مقام اور دوسروں کے لئے ایک احمدی کو نمونہ ہونا چاہئے پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اختتامی دعا کے بعد یہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

امسال گیارہ گاؤں سے خدام سائیکلوں پر تشریف لائے جن میں سے بعض نے لمبا سفر طے کیا۔ اس طرح کل سترہ گاؤں سے ۲۶۷ خدام شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ اجتماع میں شامل ہونے والے سب خدام کو اپنے فضلوں اور برکتوں سے نوازے۔

ایک مخالف کی رسوائی کا عبرت انگیز واقعہ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ''اِنِّیۡ مُھِیۡنٌ مَنۡ اَرَادَ اِھَانَتَکَ،، ہمیشہ مخالفین احمدیت کے خلاف ننگی تلوار رہا ہے اور آئندہ بھی رہے گا۔ یہ الہام بلغاریہ کی سرزمین پر بھی بڑی شان سے پورا ہوا ہے۔ بلغاریہ کے جنوب میں واقع ایک اہم تجارتی شہر سندانسکی میں جماعت احمدیہ کی ایک بڑی تعداد مقیم ہے۔ تبلیغی لحاظ سے یہ جماعت بہت فعال ہے۔ بلغاریہ میں مسلمانوں کے مفتی کا نمائندہ اور مقامی امام لینن ایک لمبے عرصہ سے جماعت کی مخالفت میں پیش پیش رہا۔ پولیس میں جماعت کے خلاف درخواستیں دیتا رہا۔ افراد جماعت کو تنگ کرنا، دھمکیاں دینا اور سرعام جماعت کے خلاف بدزبانی کرنا اس کا پیشہ بن چکا تھا بعض دفعہ جہاں جماعتی تربیتی کلاسیں ہورہی ہوتی تھیں یہ وہاں جاکر احباب جماعت کو پریشان کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی پکڑ شروع کی تو اس کے گھر والے اس کے مخالف ہوگئے۔ بیوی بچوں سے جھگڑا ہوا تو انہوں نے اس گھر سے نکال دیا۔ یہ شخص ایک کنٹینر میں رہنے لگا جہاں سے پولیس نے کئی مرتبہ اس کو باہر نکالا۔ دوسری شادی کی تو بیوی شرابی تھی۔ جس کی وجہ سے پورے شہر میں اس کی بدنامی ہوئی۔ آخر کار یہ پھیپھڑوں کے سرطان میں مبتلا ہو کر ہسپتال میں داخل ہوگیا۔ وہاں سے بھی احباب جماعت کو پیغام بھجواتا رہا کہ مجھے ایک بار ہسپتال سے باہر آنے دو پھر دیکھو میں تمہارا کیا حشر کرتا ہوں۔ احباب جماعت نے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی خدمت میں دُعائیہ خط لکھے اور خود بھی دُعائیں کیں۔ ہسپتال میں اُس شخص کا کوئی پُرسان حال نہ تھا، علاج کیلئے رقم بھی نہ تھی۔ احباب جماعت نے مخفی طور پر اس کی مالی مدد بھی کی۔ یہ شخص انتہائی کسمپرسی کی حالت میں ہسپتال میں فوت ہوگیا۔ کسی نے نماز جنازہ بھی نہ پڑھا اور اسی طرح تدفین کردی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ کئے گئے وعدہ کو بڑی شان سے پورا فرمایا۔ (طاہر احمد، مبلغ سلسلہ بلغاریہ)

دشمنان احمدیت شریر اور فتنہ پرور مفسدوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقۡھُمۡ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقۡھُمۡ تَسۡحِیۡقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

آپ کے خطوط آپ کی رائے

بجز موتِ مسیح صلیبی عقیدہ پر موت نہیں آسکتی

ہفت روزہ نئی دنیا دہلی 8 جولائی 2003ء ٹائم میگزین کے ایک انکشاف کے تحت تمام مسلمانان وحامل دین متین کو بیدار اور متنبہ کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

"مسلمانو ہوشیار! اب امریکہ نے عالم اسلام پر سب سے بڑے حملے کی تیاری کرلی ہے اس حملے میں جس ہتھیار کا استعمال کیا جائے گا اس سے نہ صلیبی جنگ کا بگل بجے گا نہ کوئی تباہی آئیگی اور نہ ہی کوئی دھماکہ ہوگا دراصل یہ ہتھیار دنیا کا ایک ایسا سب سے بڑا پُر فریب تبلیغی جال ہوگا جو دنیا کے سوا کروڑ مسلمانوں کو فریب اور دھوکے کا شکار بناکر عیسائیت کی آغوش میں پہنچانے کے ساتھ عالم اسلام میں تبدیلی مذہب کی لہر سے بکھراؤ اور عیسائیت کے عروج کی راہ کو ہموار کرے گا"۔ (ہفت روزہ نئی دنیا ۲ تا ۸ جولائی ۲۰۰۳ صفحہ ۳)

تجزیہ نگار نئی دنیا نے اگرچہ عیسائیت کی اس پر فریب کارروائیوں کو مسلمانوں کیلئے عظیم فتنہ محسوس کرتے ہوئے اس سے ہوشیار و محتاط رہنے کی تلقین کی ہے لیکن انہوں نے ایسا کوئی حل نہیں بتایا کہ اس معرکۂ حق وباطل میں مسلمانوں کو کون سا حربہ استعمال کرنا چاہئے جو عیسائیت کیلئے ایک کاری ضرب ثابت ہو۔

حقیقت کیا ہے:: حقیقت یہ ہے کہ آج اسلامی ممالک یا عیسائی ممالک ہی معرکہ حق وباطل کا میدان نہیں ہیں۔ بلکہ دنیا کے چپے چپے پر یہ جنگ جاری ہے۔

اصل چیز تو خود مسلمانوں کا اپنا ایمان ہے اگر ایمان پختہ ہے تو اس کو کوئی مکر و فریب کوئی طاقت شکست نہیں دے سکتی۔ لیکن آہ! آج تو مسلمان زیر مقولہ 'آبیل مجھے مار' کا مصداق بنے بیٹھے ہیں۔ مسلمانوں کے اپنے اعتقادات جو ان میں مسیح ناصری کے متعلق پیدا ہوگئے ہیں بہت خطرناک ہیں جسکی قرآن وحدیث میں کوئی بھی اصل نہیں ہے جب تک یہ اپنے اعتقادات کو قرآنی تعلیمات اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق نہیں بناتے ان خیالات کے ہوتے ہوئے مسلمان مسیحیوں کے ہاتھ آسانی سے شکار ہوتے رہیں گے۔ اور اس عظیم صلیبی فتنہ سے ہمیشہ متاثر و مرعوب ہوتے رہیں گے۔

افسوس وہ اُمت جس کے ذمہ کل دنیا کو اسلام میں داخل کرنا لگایا گیا آج اس میں سے ہزاروں آدمی توحید کا سہرا سر سے اُتار کر تثلیث کا طوق گردنوں میں ڈال چکے ہیں اگر مسلمانوں میں حقیقی ایمان ہوتا اور ان میں تقویٰ و طہارت ہوتی اور قرآن کریم کے احکام سے کما حقہ واقف ہوتے تو آج مولوی عبد الحق، پادری عبد الحق نہ بنتا اور نہ ہی سلطان محمد، سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ناپاک حملے کر کے اور ناپاک بہتان لگا کر پادری سلطان کہلاتا۔

سچے عقائد کی علامت:: سچے عقائد کی علامت اللہ تعالیٰ نے یہ بتائی ہے یظھرہ علی الدین کلہ کہ سچے عقائد باطل عقائد پر غالب آجاتے ہیں پس جو عقائد اسلامیہ، غیر مذاہب کے عقائد پر غالب رہیں حقیقتاً وہی عقائد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں اس اصل کی روشنی میں احمدی اور دیگر فرقوں کے اختلاف عقائد حیات و ممات عیسیٰ، اجرائے نبوت وغیرہ وغیرہ پر نظر ڈالنے سے صاف معلوم ہو جائیگا کہ سچے عقائد پر جماعت احمدیہ ہے کیونکہ اگر آپ کسی عیسائی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت منوانا چاہیں تو کیا اس کو یہ کہہ سکتے ہیں کہ مَسِ شیطان سے پاک اور معجزانہ طور پر پیدا ہونے والے پرندوں کے خالق، مردوں کو زندہ کرنے والے بہروں کو کان اور اندھوں کو آنکھیں بخشنے والے پھر دشمنوں سے جان بچاکر زندہ جسم سمیت آسمان پر اٹھائے جانے والے اور قریباً دو ہزار سال سے بغیر کھانے پینے کے خدا کی طرح الأن کما کان زندہ رہنے والے صرف حضرت عیسیٰ ہیں۔ کیا یہ مسلمان ان عقائد کو صحیح مانتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت منوا کر اسکو داخل اسلام کر سکتا ہے ہرگز نہیں۔ کیا یہ مسلمان اسقدر غلو کر کے سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی بے حرمتی تو نہیں کر رہے؟ یقیناً ان عقائد سے نصاریٰ کی تائید ہوتی ہے اور مسلمان خود مغلوب ہو رہے ہیں۔ اگر کوئی عقیدہ صلیبی عقائد پر غالب آسکتا ہے تو وہ حضرت عیسیٰ کی موت کا عقیدہ ہے۔ اسلام کے بطلِ جلیل اور کاسرِ صلیب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

خوب یاد رکھو کہ بجز موت مسیح صلیبی عقیدہ پر موت نہیں آسکتی سو اس سے فائدہ کیا کہ برخلاف تعلیم قرآن اسکو زندہ سمجھا جائے اُس کو مرنے دو تا یہ دین زندہ ہو۔ (کشتی نوح صفحہ ۱۵)

کیونکہ بجز اس کے اور کوئی حربہ مسلمانوں کے پاس نہیں جو انہیں صلیبی فتنہ سے بچائے اگر مسلمانوں نے اب بھی اپنے عقائد باطلہ کو نہیں چھوڑا تو یاد رکھو کہ وہ عیسائیوں کے مقابلہ میں کبھی غالب نہیں آسکتے جیسا کہ تجزیہ نگار سنسنی خیز انکشاف نے بڑے افسوسناک قلم سے لکھا ہے کہ:۔

"ایک اسلامی ملک میں طویل عرصے تک مشنری کیلئے کام کرنے والی عیسائی لڑکی کالا برقعہ اوڑھ کر ایوان جیلیکل میں رضاکاروں کو اسلام اور عیسائیت کے فرق پر لیکچر دے رہی تھی کہ عیسیٰ مسیح موت سے نکل کر زندہ ہیں جبکہ محمد کی (صلعم) وفات ہو چکی ہے"۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ہی خوب فرمایا ہے۔

مسلمانوں پہ تب ادبار آیا — کہ جب تعلیم قرآں کو بھلایا
رسول حق کو مٹی میں سلایا — مسیحا کو فلک پر ہے بٹھایا
یہ توہین کرکے پھل ویسا ہی پایا — اہانت نے انہیں کیا کیا دکھایا

اللہ تعالیٰ ان مسلمان بھائیوں کو عقل و سمجھ عطا فرمائے تا وہ حق و صداقت کو قبول کر کے ہر طرح کی ذلت و رسوائی سے بچ جائیں۔ (آمین)

(عزیز احمد ناصر مبلغ سلسلہ رانچی (جھارکھنڈ)

منقولات

اگر مسلم مملکتوں میں اتحاد ہوتا تو عراق ہاتھ سے نہیں جاتا

آج مسلمانوں میں اتحاد نہیں وہ انتشار کا شکار ہیں۔ اگر مملکت اسلامیہ میں آپس میں اتحاد ہوتا اور بش اور ٹونی بلیئر کے جارحانہ حملے کا مقابلہ کیا جاتا تو سرزمین عراق میں اس قدر تباہی عمل میں نہیں آتی۔ یہ ذہن نشین رہے کہ خدا کے پاس اس عمل کی جوابدہی ہوگی۔ ۱۴۹۲ء کی بات ہے کہ والی سپین ابو عبداللہ اپنے خاندان کے افراد کے ساتھ فرار اختیار کر کے ترکستان جا رہا تھا ساحل سمندر پر کھڑے ہو کر اپنے آبائی وطن اور غرناطہ کے محلوں کو دیکھ کر اس کی آنکھوں میں آنسو تھے تو اس کی فرض شناس ماں نے کہا کہ جب تو صاحب اقتدار تھا اس وقت کچھ نہیں کیا۔ ۷۱۲ء میں طارق بن زیاد نے سمندر پار کر کے اسپین کی سرزمین پر قدم رکھا تو حکم دیا کہ اپنے جہازوں کو جلا دو اس لئے کہ ہماری فوجوں کو شکست کا منہ دیکھنا نہ پڑے۔ ایک عرصہ تک مسلمانوں کی حکومت رہی۔ غرناطہ کی تاریخی مسجد آج بھی ماضی کے جاہ و جلال کی یاد تازہ کرتی ہے۔ اس مملکت کے آخری ایام میں سربراہان حکومت میں دین سے بیزاری لہو ولعب و عیش پرستی کا سلسلہ شروع ہوا آپس میں اختلافات بڑھ گئے۔ خدا کا خوف دلوں سے نکل گیا یہ دیکھ کر عیسائی حکمرانوں نے اسپین پر حملہ کیا، شاہِ وقت ابو عبداللہ نے وزیر اعظم سپہ سالار اور اپنے کابینی عہدیداروں کے مشورے سے صلح کرلی۔ حالانکہ ان کے پاس اتنی فوج تھی کہ وہ اس سے مدافعت کر سکتے تھے نتیجتاً پورا غرناطہ اور سپین قتل عام اور تباہی کا شکار ہوا غرناطہ کی دینی لائبریری جس میں پچاس ہزار سے زائد کتابیں تھیں انہیں جلا دیا گیا اور ابو عبداللہ کو جلاوطنی کا حکم دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے فرماتا ہے کہ تم میری مدد کرو میں تمہاری مدد کرتا ہوں اللہ کی مدد سے ہم آج مراد حاصل کرتے ہیں۔ نمازوں کو قائم رکھیں روزہ رکھیں زکوٰۃ دیں اور حج ادا کریں۔ مسلمانوں پر اللہ کے فرائض ہیں اس کی تکمیل ہم سب پر بے حد ضروری ہے اس کی خلاف ورزی کی سزا ضرور ملے گی مگر اللہ کی مدد یہ ہے کہ ان فرائض کی تکمیل کے ساتھ ساتھ کمزور بندوں کی مدد کی جائے۔ پڑوسیوں کا حق ادا کریں وعدہ وفا کریں۔ بیوگان و یتیم کی سرپرستی کریں آپس میں اتحاد پیدا کریں اور ملک میں اٹھنے والے سیلاب سے اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کریں۔ اپنی حفاظت آپ کریں۔ اسلام کی اشاعت اور تبلیغ کا کام انجام دیں جس کو اللہ کے مقدس بندوں نے اپنایا تھا انہیں کی محنتوں اور کوششوں کا نتیجہ ہے کہ اسلام کی شعائیں دنیا کے کونے کونے تک پھیل گئیں۔ یہ کام آج سکوت کی حالت میں ہے۔ اصلاح معاشرہ کی جانب توجہ کریں۔ سچ بولیں اور حرام کاموں سے باز آئیں۔ حلال روزی کمائیں۔ ہمدردی اور امانت داری کا جذبہ پیدا کریں اور اس نظام کو قائم کریں۔ جس کو اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ۲۳ سالہ زندگی میں اپنے آپ کو مصیبتوں اور مشکلات میں مبتلا کر کے اسلام کی اشاعت کی تھی۔ اسلام کو اگر سمجھنا ہے تو قرآن پاک کا مطالعہ کریں ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں۔ پیارے رسول کی مکی و مدنی زندگی سے آگاہی حاصل کریں جس میں طائف کا سفر، تین سال وادی مکہ میں بھوک اور پیاس کے ساتھ قیام، غزوات بدر و اُحد، خندق، خیبر اور حنین وغیرہ اور صلح حدیبیہ پر بھی نظر رکھیں۔ فتح مکہ کے موقعہ پر حضور نے عفو و درگذر کی ایسی مثال قائم کی جس کو دنیا کی کوئی تاریخ پیش نہیں کر سکتی۔ آپؐ نے صرف ابوسفیان ہی کو معاف نہیں کیا بلکہ ہندہ کو بھی بلکہ آپؐ نے یہ بھی حکم فرمایا کہ جو ابوسفیان کے مکان میں پناہ لے گا اس کو معاف کر دیا جائے گا۔ ہمارے سامنے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا آخری خطبہ حجۃ الوداع پیش نظر رہنا ضروری ہے جو ہماری زندگی کے بگاڑ کو دور کر سکتا ہے اور سلامتی و نجات کی راہیں ہموار کر سکتا ہے آپؐ نے ایک لاکھ چالیس ہزار صحابہ کے اجتماع میں کہا کہ آج عربی کو عجمی پر اور گورے کو کالے پر۔ امیر کو غریب پر کوئی فوقیت نہیں تم میں وہ اللہ کے پاس بہتر ہے جو متقی و پرہیزگار ہے تم سب آدمؑ کی اولاد ہو اور آدمؑ مٹی سے بنے تھے وغیرہ وغیرہ یہ مکمل تاریخی خطبہ ہمارے پیش نظر ہونا ضروری ہے۔ (روزنامہ اردو ٹائمس ممبئی 17.8.03)

امریکہ نے خود ہی ۱۱ ستمبر کے انتہا پسندانہ حملے کروائے
یوروپ میں چھپنے والی کتب میں انکشاف

حال ہی میں یورپ میں بعض کتابیں چھپی ہیں جن میں مصنفین نے اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ امریکہ نے ۱۱ ستمبر کے حملے خود ہی کروائے تھے تاکہ اس کے ذریعہ علاقے کے ممالک پر اپنا جابرانہ تسلط جمانے کیلئے بہانہ تلاش کر سکے اس تعلق میں جرمنی اور فرانس کے بعض مصنفین پیش پیش ہیں جرمنی کے وزارت دفاع کے سابق سیکرٹری نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ پوری دنیا پر اپنا دبدبہ قائم کرنے کیلئے امریکی خفیہ ایجنسی نے یہ حملے کروائے تھے جرمنی کے ہی ایک اخبار نویس مثاکس بروکرس نے انٹرنیٹ کے ذریعہ اطلاعات اکٹھی کر کے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ کہ افغانستان پر حملے اور تیل پائپ لائن پر قبضہ جمانے کیلئے خود امریکہ نے حملے کروائے تھے۔ اور اس کتاب کے اب تک ایک لاکھ تیس ہزار نسخے فروخت ہو چکے ہیں۔ جہاں تک جرمنی کا تعلق ہے وہاں کے ۱۹ فیصدی عوام ان باتوں پر یقین کرنے لگے ہیں۔ فرانس کے تھری تیسن نے دعویٰ کیا ہے کہ ورلڈ ٹریڈ سنٹر صرف ایک جہاز کے حملے سے ڈھہ نہیں سکتا تھا۔

اگرچہ یورپ کے ہی بعض اخبارات اب ان مصنفین کے خیالات کی تردید کر رہے ہیں انہوں نے ان باتوں کو بے تکا قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ دراصل مصنفین نے اصل ثبوت کی ان دیکھی کی ہے یا ان کو تمام باتوں کا تجزیہ کرنے میں غلطی لگی ہے۔ (بحوالہ امر اُجالا جالندھر ۱۲ ستمبر ۲۰۰۳ صفحہ ۱۶)

غیر ملکی طلبہ پاکستانی مدرسوں سے واپس ہو رہے ہیں

پاکستان میں کٹر پنتھیوں کی پکڑ دھکڑ کی مہم سے خوف زدہ ہو کر بڑے پیمانہ پر مدرسوں میں تعلیم حاصل کر رہے غیر ملکی طلباء اب واپس اپنے ملک لوٹنے لگے ہیں۔ مدرسوں کے اتحاد کے ایک نمائندہ مفتی محمد جمالی نے بتایا کہ مدرسوں میں پڑھ رہے غیر ملکی طلبا کیلئے پاکستان اب محفوظ جگہ نہیں رہی اسی سال تقریباً 500 طلباء جنوبی افریقہ جا چکے ہیں جبکہ دیگر بہت سے جانے کی تیاری میں لگے ہیں۔

جمالی نے بتایا کہ زیادہ تر طلباء عرب دیشوں اور افریقہ کے ہیں یہ اب اس بات سے خوف زدہ ہیں کہ کہیں انہیں حامی طالبان سمجھ کر گرفتار نہ کر لیا جائے۔ دگرنہ وہ پاکستان کو اپنا دوسرا گھر سمجھتے تھے لیکن اب یہ بات نہیں ہے۔ پاکستان اب ایک امریکی کالونی معلوم ہوتا ہے۔ پاکستان میں مدرسوں کی تنظیم وفاق المدارس میں اس وقت تقریباً ایک ہزار مذہبی سکول ہیں۔ یہی تنظیم نصاب تجویز کرتی اور امتحان بھی لیتی ہے، ایسا سمجھا جاتا ہے کہ ان کے علاوہ دیہاتی اور قبائلی علاقوں خاص کر افغانستان کی سرحد کے پاس قریب دس ہزار مدرسے آزادانہ طور پر چل رہے ہیں۔ مولویوں کا کہنا ہے کہ مسلم ممالک کے ہزاروں طلباء ہر سال پاکستانی مدرسوں میں داخلہ لینا چاہتے ہیں۔ لیکن پرویز مشرف کی کڑی پالیسی کی وجہ سے انہیں ویزا نہیں مل پا رہا ہے۔ ۱۱ ستمبر کے دہشت گردانہ حملے کے بعد غیر ملکی طلباء کی آمد گھٹ رہی ہے۔ (مرسلہ کرشن احمد نمائندہ بدر۔ بشکریہ روزنامہ دینک جاگرن جالندھر 9.9.03)

مشرف غدار ہے اسکی حکومت کا تختہ الٹ دو
القاعدہ لیڈر کی پاکستانیوں کو ہدایت

القاعدہ: تنظیم میں نمبر دو لیڈر ایمن الزدیری نے قطر کے الجزیرہ ٹی وی پر جاری کئے گئے آڈیو ٹیپ میں پاکستانیوں سے کہا ہے کہ وہ صدر پرویز مشرف کے خلاف بغاوت کر دیں۔ انہوں نے یہ کال امریکہ پر گیارہ ستمبر کے دہشت گردانہ حملے کی دوسری برسی کے موقع پر دی ہے۔ مقرر نے جو کہ الزدیری تھے کہا کہ میں پاکستان کے مسلم بھائیوں سے کہتے ہیں کہ آپ کب تک غدار مشرف کو برداشت کریں گے جس نے افغانستان میں مسلمانوں کا خون بیچا اور عرب مجاہدین کو امریکہ کے حوالے کیا۔ اگر اس نے غداری نہ کی ہوتی تو کابل میں غلام سرکار قائم نہ ہوتی۔ اور اس حکومت نے بھارتیوں کو پاکستان کی مغربی سرحدوں پر لا کھڑا کیا۔ اس نے کہا کہ صرف ایسا ہی نہیں ہوا بلکہ اس نے ایٹمی تنصیبات امریکی معائنہ کیلئے کھول دیں۔ کشمیر میں جہاد کا گلا گھونٹ دیا اور وہ اسرائیل کو تسلیم کرنے جا رہا ہے صرف مٹھی بھر امریکن ڈالروں کو اپنی جیب میں ڈالنے کیلئے۔ اس نے کہا کہ پاکستانی فوج کے افسروں اور جوانوں کو یہ احساس کرنا چاہئے کہ مشرف انہیں جنگی قیدیوں کے طور پر بھارتیوں کے حوالے کر دے گا اور کسی اور ملک بھاگ جائے گا اور اپنے خفیہ کھاتوں سے موج اڑائے گا۔ اس نے پاکستان میں تمام مسلمانوں سے کہا کہ وہ عیسائیوں سے اپنے ملک کی حفاظت کریں جو کہ ہندوؤں سے مل گئے ہیں۔ اس نے کہا کہ اے پاکستانی مسلمانو، پیشتر اس کے کہ ہندو فوجی امریکنوں کے ساتھ مل کر آپ کے گھروں پر حملے کریں نیند سے بیدار [illegible]۔

اب سڑک پر دوڑنے والی کار سمندر میں بھی دوڑ سکتی ہے

سڑک پر دوڑتی ہوئی کار کسی دریا یا سمندر کے کنارے پہنچکر پھر سپیڈ بوٹ کی طرح فراٹے بھرنے لگے تو یہ فلم کی طرح خیالی بات لگتی ہے۔ لیکن اب یہ حقیقت ہے۔ انگلینڈ کی ایک کمپنی نے ایسی ہی ایک کار بنائی ہے۔ گذشتہ دنوں لندن میں ٹیمس ندی پر اس کا مظاہرہ کیا گیا۔

پانی میں اترنے کے بعد یہ کار سپیڈ بوٹ بن جاتی ہے۔ یہ سپورٹس کار زمین پر ڈیڑھ سو 150 کلو میٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے دوڑ سکتی ہے۔ اور پانی میں 45 کلو میٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے۔ اس کار کو بنانے والی کمپنی گبس ٹیکنالوجی کا کہنا ہے کہ صرف 10 سیکنڈ میں یہ کار سے ناؤ میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اس کیلئے کار کے پہیئے سمٹ جاتے ہیں اور سپیڈ بوٹ کا جیٹ شروع ہو جاتا ہے۔ کار کا ایکسلیٹر بوٹ بننے کے بعد بھی رفتار بڑھانے کا کام کرتا رہتا ہے۔ یہ کار اس سال کے آخر تک بازار میں آجائے گی۔ اس کی قیمت 1.5 لاکھ پاؤنڈ یعنی ایک کروڑ بارہ لاکھ روپے ہوگی۔ گبس ٹیکنالوجی کا کہنا ہے کہ اس سے پہلے اس طرح کی بنائی گئی کاروں کی رفتار ۹ کلو میٹر سے زیادہ نہیں بڑھ سکتی تھی۔ اس کام کو برطانوی انجینئروں نے سرانجام دیا ہے۔ سات سال میں یہ کام 170 انجینئروں نے کیا ہے۔

چین کے احتجاج کے باوجود بش دلائی لامہ سے ملے

حال ہی میں تبتیوں کے اعلیٰ روحانی لیڈر نے امریکی صدر جارج بش سے وہائٹ ہاؤس میں ملاقات کی ہے یہ امریکی صدر سے دلائی لامہ کی دوسری ملاقات تھی۔ یاد رہے کہ چین نے صدر بش سے احتجاج کیا تھا کہ انہیں دلائی لامہ سے ملاقات نہیں کرنی چاہئے اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو چین اسے اپنے اندرونی معاملات میں مداخلت قرار دے گا اس کے باوجود صدر بش نے دلائی لامہ سے ملاقات کی ہے اور دلائی لامہ کو یقین دہانی کرائی ہے کہ وہ نہ صرف تبتیوں کے انسانی حقوق کی حمایت کرتے ہیں بلکہ وہ چین کو تبتیوں سے مذاکرات کرنے کیلئے بھی تیار کریں گے تبت کی آزادی کیلئے دلائی لامہ ایک عرصہ سے کوشش کر رہے ہیں اور وہ ان دنوں بھارت میں جلاوطنی کے دن گزار رہے ہیں۔

طلباء کیلئے مفید معلومات

کشمیر یونیورسٹی میں بی ایڈ کیلئے داخلہ

کشمیر یونیورسٹی سرینگر میں بی ایڈ کیلئے داخلہ شروع ہے داخلہ فارموں کیلئے ۲۹ ستمبر کے بعد مندرجہ ذیل ویب سائٹ پر رابطہ قائم کریں۔

WWW. B.edcolleges kashmir university.org

داخلہ کی آخری تاریخ 20 اکتوبر 2003 ہے۔ نوٹ:۔ مندرجہ بالا ویب سائٹ پر بی ایڈ کا نتیجہ 2003 بھی حاصل ہو سکے گا۔

ڈرائنگ ٹیچرس کیلئے داخلہ

کوروکشیتر یونیورسٹی میں ڈرائنگ ٹیچرس کیلئے داخلے شروع ہیں کم از کم قابلیت 2+10 ہے۔ مزید معلومات کیلئے یونیورسٹی کے پراسپیکٹس سے رابطہ کریں۔

نوٹ:۔ اخباری اطلاعات کے مطابق ہمیں جو معلومات طلباء کیلئے میسر آتی ہیں وہ ہم درج کر دیتے ہیں۔ اس تعلق میں صحیح معلومات حاصل کرنا اور سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا طلباء کا فرض ہے۔ بہتر یہی ہوتا ہے کہ بجائے پرائیویٹ ادارہ کے ملک کے مشہور یونیورسٹیوں اور سرکاری طور پر تسلیم شدہ اداروں سے از خود معلومات فراہم کی جائیں۔ ایسے اداروں سے بچنے کی ضرورت ہے۔ جو تعلیم کو صرف پیسے کمانے کا ذریعہ بناتے ہیں اور غلط طور پر طلباء کا وقت اور پیسہ ضائع کرتے ہیں۔

چنانچہ ایک تازہ خبر کے مطابق اس وقت صرف پنجاب میں 23 نرسنگ کالج غیر قانونی طور پر بلا منظوری چلائے جا رہے ہیں۔ پنجاب نرسنگ کونسل نے ان کو انڈین نرسنگ کونسل سے منظوری نہ حاصل کرنے پر اس سال داخلے روک دینے کا حکم جاری کیا ہے۔ اس کے باوجود کچھ کالج داخلوں کیلئے مختلف اخبارات میں بے دھڑک اشتہارات دے رہے ہیں۔ پورے ملک میں خدا جانے ایسے کتنے تعلیمی ادارے ہوں گے لہٰذا طلباء و طالبات کو اس تعلق میں چوکس رہنے کی ضرورت ہے۔ (ادارہ)

شریف جیولرز

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران - حاجی شریف احمد

اقصیٰ روڈ ربوہ - پاکستان

فون دوکان 0092-4524-212515

رہائش 0092-4524-212300

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO-RN61/57

Editor:
Muneer Ahmad Khadim
Tel Fax (0091) 01872-220757
Tel Fax (0091) 01872-221702
Tel (0091) 01872-220814

The Weekly BADR Qadian
Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab (INDIA)
Vol .52 Tuesday 23 September 2003 Issue No 38

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 £ or 40 U.S $:40 euro
By Sea : 10 £ 0r 20 U.S $

جماعت احمدیہ اپنی تنظیم Humanity First کے ذریعہ قابل تعریف کام کررہی ہے

خدمت خلق کے یہ کام جو محبت پیار اور امن کے ساتھ سرانجام دیئے جارہے ہیں ہم سب کیلئے قابل تعریف ہیں

جلسہ سالانہ برطانیہ منعقدہ 25.26.27 / جولائی 2003ء کے موقع پر عزت مآب محترمہ Sue Doughty ممبر پارلیمنٹ حلقہ گلڈ فورڈ۔ یوکے کے تاثرات

عزت مآب محترمہ Sue Doughty نے اپنے کیریئر کا سفر بطور معلّمہ شروع کیا۔اس کے بعد آپ سیاست کے میدان میں اتریں اور اس وقت آپ یوکے کے گلڈ فورڈ کے حلقہ سے ممبر پارلیمنٹ ہیں۔ آپ ایک بہترین بیوی ایک ماں اور ایک سیاستدان ہیں جنہوں نے گزشتہ سال پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ برطانیہ میں شرکت کی تھی۔اور اس سال جلسہ سالانہ 2003 میں آپ نے جو اپنے تاثرات کا اظہار کیا وہ ذیل میں قارئین کیلئے درج کیا جاتا ہے۔

سب سے پہلے میں جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ میں مجھے شمولیت کی دعوت دینے کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ گزشتہ جلسہ سالانہ میں مَیں پہلی مرتبہ حاضر ہوئی تھی اور میں جلسہ کی بھاری حاضری اور منتظمین کی طرف سے دیئے گئے گرمجوش استقبال پر بہت حیران تھی اور آج بھی میں ویسا ہی محسوس کررہی ہوں۔ ہم دنیا کے قریباً 70 ممالک سے آئے ہوئے اُن 25000 مہمانوں کا استقبال کرتے ہیں جن کا انتظام 2500 والنٹیرز کی طرف سے کیا گیا ہے۔ جماعت احمدیہ کے بارہ میں ابھی اس ملک کے زائرین گہرائی سے نہیں جانتے۔ ہماری یہاں پر حاضری آپ لوگوں کو بہتر طور پر جاننے کا ایک اچھا موقع ہے۔ مزید کچھ کہنے سے پہلے میں جماعت احمدیہ کے روحانی لیڈر حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کی وفات پر آپ سب کے سامنے اظہار تعزیت کرتی ہوں یہ جلسہ سالانہ پانچویں خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد کی قیادت میں پہلا جلسہ سالانہ ہے میں ان کو دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتی ہوں۔ اسی طرح میں سرّے کے علاقہ کے ممبر پارلیمنٹ کی حیثیت سے امیر جماعت احمدیہ برطانیہ مسٹر رفیق احمد حیات کو بھی جلسے کی مبارک باد دیتی ہوں۔

گزشتہ ایک سال ہم سب کیلئے بہت مشکلات کا سال رہا ہے۔ایک امن دوست ہونے کی حیثیت سے مجھے عراق اور دنیا کے دیگر حصوں کے واقعات پر گہری مایوسی ہے ایسے وقت میں جبکہ ہم امن کے خواہاں ہیں کولیشن فورسز کو ان معاملات کو صاف و شفاف اور منصفانہ طور پر لینا چاہئے۔ ان لوگوں سے بہتر سلوک ہونا چاہئے جن کے متعلق انتہاپسند ہونے کا شبہ ہے۔ اس موقع پر میں ان لوگوں کیلئے بھی اظہار ہمدردی کرتی ہوں جو چاہتے ہوئے بھی یہاں جلسہ پر حاضر نہیں ہوسکے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ جلسہ سالانہ اس سال بہتر پبلسٹی حاصل کرے گا اور اسلام اور مسلمانوں سے متعلق منفی سوچ رکھنے والوں کے خیالات بدلنے میں ایک مثبت کردار ادا کرے گا۔

جماعت احمدیہ نہ صرف ایک امن بخش جماعت ہے بلکہ انسانی ہمدردی کیلئے بھی بہتر کردار ادا کررہی ہے۔ کینسر ریسرچ اور بچوں کی صحت کی حفاظت کیلئے آپ لوگ جو ہسپتالوں کی سپورٹ کررہے ہیں وہ قابل تعریف ہے۔ جماعت احمدیہ کے نوجوان رمضان کے مہینے میں بے گھر لوگوں کی مدد کرنے اور خوراک تقسیم کرنے کی جو خدمت کرتے ہیں وہ ہم سب کیلئے ایک مثالی نمونہ ہے۔

انگلینڈ میں بہت کم لوگ اس بات سے واقف ہوں گے کہ جماعت احمدیہ اپنی تنظیم Humanity First کے ذریعہ قابل تعریف کام کررہی ہے نہ صرف ان ممالک میں جہاں جماعت احمدیہ ہے بلکہ دیگر ترقی پذیر ممالک میں بھی جہاں ضرورت مند ہیں یہ کام چل رہا ہے۔ خدمت خلق کے یہ کام جو محبت پیار اور امن کے ساتھ سرانجام دیئے جارہے ہیں ہم سب کیلئے قابل تعریف ہیں۔

یہ بات اہم ہے کہ ہم پارلیمنٹ میں مسلم عقیدہ کے لوگوں کو سپورٹ دینے کیلئے ہر ممکن احتجاج کرتے ہیں۔ میں جانتی ہوں کہ اس جماعت کے ممبران سیاسی طور پر بہت Active ہیں میں امید رکھتی ہوں کہ آنے والے دنوں میں ہم پارلیمنٹ میں اس جماعت کے بھی ایک ممبر کو دیکھ سکیں گے۔

میں دُعا کرتی ہوں کہ آپ کا یہ ہفتہ بہتر رنگ میں گزرے اور مغربی معاشرہ میں اپنے عقائد کو ساتھ رکھتے ہوئے بہتر رنگ میں زندگی گزارنے کی آپ کی یہ کوششیں نہ صرف اب بلکہ مستقبل میں بھی ایک مضبوط بنیادی پتھر کی مانند ثابت ہو۔

بقیہ صفحہ: (2)

جماعت نعوذباللہ تنزل کی طرف جارہی ہو تو پھر حسد کے بھلا کیا معنی! پس قرآن مجید کی روشنی میں ان کا حسد کرنا اور جلنا بھننا ہی بتاتا ہے کہ جماعت پر اللہ تعالیٰ کے بے شمار افضال و انعامات نازل ہورہے ہیں اور جماعت عددی، مالی اور روحانی اعتبار سے ترقی کررہی ہے جس کو یہ لوگ اپنے حسد و بغض سے روکنا چاہتے ہیں۔ ایسے میں اللہ تعالیٰ کی الٰہی جماعتوں کو یہی تعلیم ہے کہ فاعفوا واصفحوا حتی یاتی اللہ بامرہ کہ ان سے عفو سے کام لو اور درگزر کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے امر کو ظاہر فرمادے لہٰذا ایسی صورت حال میں جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چوتھے خلیفہ اللہ کو پیارے ہوگئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے آپ کے پانچویں خلیفہ کے طور پر حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کو مسند خلافت پر متمکن فرمادیا ہے دشمنانِ احمدیت سخت ناکام و نامراد ہوئے ہیں۔ دشمنان احمدیت تو چاہتے تھے کہ حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ پر مولانا اسلم قریشی کے قتل کا جھوٹا الزام لگادیا جائے۔ لیکن وہ مقتول اسلم قریشی مباہلہ کی زد میں آکر خود ہی نمودار ہوگیا اس طرح پاکستان کے محافظین ختم نبوت اور ہندوستان میں موجود ان کے چیلے چانٹوں کے منہ کالے ہوگئے اور وہ اپنی موت آپ مرگئے ادھر فرعون زمانہ ضیاالحق نے اپنے ظالمانہ آرڈیننس کے ذریعہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کو پاکستان سے ہجرت کرنے پر مجبور کردیا اور پھر وہ بھی مباہلے کی زد میں آکر نہ صرف ذلیل و خوار ہوا بلکہ اس دنیا میں جہنم کی آگ میں جل کر بے نام و نشان ہوگیا۔ ادھر اللہ تعالیٰ نے ہجرت کے بعد حضرت مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ کو جن بے شمار ترقیات و فتوحات سے نوازا اس کی ایک جھلک انشاءاللہ آئندہ شمارہ میں۔ (جاری)

(منیر احمد خادم)

تبلیغ دین ونشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of all kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta-700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No. : 9610-606266